الله
رسول
محمد

گوہرِ سعادت

اسلامی شریعت میں داڑھی کی فضیلت

پروفیسر ڈاکٹر رؤف یاسین جلالی
پی ایچ ڈی

Marfat.com

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:۳۱)

(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

گوہرِ سعادت

اسلامی شریعت میں داڑھی کی فضیلت

پروفیسر ڈاکٹر رؤف یاسین جلالی

پی ایچ ڈی

مکتبہ رشیدیہ

اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی، پاکستان

DATA ENTERED

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

کتاب: گوہرِ سعادت (اسلامی شریعت میں داڑھی کی فضیلت)

مصنف: پروفیسر ڈاکٹر رؤف یاسین جلالی (پی ایچ ڈی)

اشاعت اوّل: ۲۱/جمادی الاول/۱۴۳۷ہجری مطابق یکم/مارچ/۲۰۱۶عیسوی

اشاعت دوم: یکم/ربیع الاول/۱۴۳۸ہجری مطابق یکم/دسمبر/۲۰۱۶عیسوی

اشاعت سوم: ۱۳/محرم الحرام/۱۴۳۹ہجری مطابق ۴/اکتوبر/۲۰۱۷عیسوی

فہمائش: اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وقف

297.25
50
142502

ملنے کے پتے

مکتبہ علمیہ جی ٹی روڈ، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، پاکستان

مکتبہ سید احمد شہید نزد ہمراہ ہسپتال، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، پاکستان

ممتاز کتب خانہ صدف پلازہ، دکان نمبر ۱۶، اردو بازار، پشاور، پاکستان

الحبیب نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، حیدرآباد، پاکستان

مکتبہ رشیدیہ اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی، پاکستان

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی، پاکستان

اولڈ بک کارنر کمرشل مارکیٹ، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی، پاکستان

نیو پاک ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر گولڈ چیمبر پلازہ، ناز سینما سٹاپ، مری روڈ، راولپنڈی، پاکستان

سردار سٹیشنری آرچر روڈ، کوئٹہ، پاکستان

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ، پاکستان

مظہری کتب خانہ نزد جامع مسجد اشرف، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

مکتبہ فہم دین نزد بیت الاسلام جامع مسجد، ڈیفنس فیز ۴، کراچی، پاکستان

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ، ملتان، پاکستان

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان، پاکستان

مکتبہ فاروقیہ نزد باغ والی مسجد، وہاڑی، پاکستان

Marfat.com

حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہِ اقدس و عالی میں
ایک حقیر و فقیر غلام
نہایت عجز و انکسار کے ساتھ
محبت و عقیدت کی نذر پیش کرتا ہے۔

"گر قبول افتد زہے عزّ و شرف"

رؤف یاسین جلالی
عفی عنہ

Marfat.com

وَ اَحۡسَنُ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنُ
وَ اَجۡمَلُ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِنۡ کُلِّ عَیۡبٍ
کَأَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَاءُ

میری آنکھ نے آپ ﷺ جیسا خوبصورت ترین کوئی دیکھا ہی نہیں
اور کسی عورت نے آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین وجمیل کبھی کوئی جنا ہی نہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے
گویا کہ آپ ﷺ کی تخلیق آپ ﷺ کی چاہت کے مطابق ہوئی

﴿حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ﴾

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

سلکِ زمرد

طلوع	۷
داڑھی	۱۰
تاریخ کے آئینے میں داڑھی کی سرگزشت	۱۱
غیر مذاہب میں داڑھی کی کیفیات	۱۶
جادۂ محبت وعطوفت	۱۸
قرآنِ مجید کی نظر میں اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱
معرفتِ سُنّت	۲۳
متبعینِ سُنّت کے لیے بشارتیں	۲۵
اقدارِ طیّبہ میں داڑھی کی منزلت	۳۰
قرآنِ مجید میں تذکرۂ داڑھی	۳۲
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن داڑھی	۳۴
داڑھی رکھنے کے بارے میں شرعی حکم	۳۶
داڑھی کی شرعی مقدار	۳۸
داڑھی کی شرعی درجہ بندی	۴۰
مونچھوں کے بارے میں حکم	۴۱

Marfat.com

داڑھی مونڈنے کی معصیت موجبِ عتابِ الٰہی ۴۲
(تارکِ سُنّت کے لیے وعیدیں) ۴۲
غیر اقوام کے ساتھ مطابقت سراسر گمراہی ۴۶
صنفِ نازک کے ساتھ مشابہت باعثِ نفرین ۵۲
تلبیسِ ابلیس و ارتکابِ شرک ۵۳
توبہ کرنے والوں کے لیے خوشخبری ۵۵
علما و مفکرین کی نظر میں داڑھی منڈوانے کی حرمت ۵۸
داڑھی کے مسائل ۵۹
متفرق مسائل ۶۰
سفارشاتِ تہذیب ۶۱
کہاوتیں ۶۲
شہنشاہِ مطلق کے دربار میں التجائیں ۶۳
غروب ۶۵
مراجع و مصادر ۶۷

Marfat.com

طلوع

بڑائی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، جس کی قدرت ہر چیز پر محیط و کامل ہے، جس کی رحمت ہمیشہ اس کے طیش وغضب پر غالب ہے، جس کے الطاف وعنایات کی کوئی حد نہیں۔ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں''۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال بے بدل، اوصافِ حمیدہ بے مثال، مراتبِ رفیعہ بے نظیر اور مناصبِ جلیلہ لاثانی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محبوبِ حق تعالیٰ، تمام جہانوں کے لیے رحمت ورافت، صاحبِ معراج، اُمت کے غمگسار، شافعِ محشر، ساقیٔ کوثر اور جملہ مرسلین علیہم السلام کے سردار ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والے سلسلۂ نبوت کی تکمیل کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا۔ اہلِ عالم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اپنی محبت کی دلیل قرار دیا۔
فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (آل عمران:۳۱)
''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا''۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے اس لیے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام آسمان والوں کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے اس لیے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں بھی قبولیت اس کے لیے رکھ دی جاتی ہے''۔ (صحیح بخاری)

Marfat.com

خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن پر عمل پیرا ہونے والا شخص کس قدر خوش قسمت ہے کہ اللہ بزرگ و برتر اس کو چاہنے لگ جاتا ہے۔ آسمانوں میں اس کے چرچے ہوتے ہیں۔ تمام فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اہلِ زمین کے قلوب میں اس کی تعظیم جنم لیتی ہے۔ گویا کہ متبع سُنّت محبّ سے محبوب بن جاتا ہے۔ یہ کتنا اونچا مقام ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں کسی انسان کو محبوبیت کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔ سبحان اللہ۔

راقم الحروف کے دل میں مدت سے آرزو کروٹیں لے رہی تھی کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی مبارک سُنّت کے بارے میں کوئی کتاب ضبطِ تحریر میں لائی جائے۔ الحاصل داڑھی کی فضیلت کے بارے میں لکھنے کا اٹل عزم ہوا کیونکہ غیر قوموں کی اندھی تقلید، لاعلمی و ناسمجھی کے سبب اس سُنّتِ مبارکہ کی روز و شب اس قدر پامالی ہو رہی ہے کہ الامان، یہاں تک کہ بہت سے دینی گھرانوں کے مرد بھی اس عظیم سُنّت کی اہمیت و افادیت سے نابلد ہونے کی وجہ سے اس کے فیوض و برکات سے قطعی محروم ہیں۔

اللہ ربّ العزت جسے چاہے ممتاز فرما دے۔ اُس الرافع والواسع کی توفیق سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ عظمیٰ ''داڑھی'' کے بارے میں تحقیقی کام شروع کیا گیا۔ بالآخر زیرِ نظر کتاب ''گوہرِ سعادت'' کے نام سے جلوہ نما ہوئی۔ اس کتاب کو قرآنِ حکیم اور صحیح احادیث کی روشنی میں تصنیف کیا گیا ہے۔ فقہا کے گراں بہا مضامین سے بھی استفادہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں مختلف العقائد علمائے کرام سے بھی گفت و شنید رہی مگر کتابِ ہذا کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں تحقیق کے دوران سامنے آنے والے حقائق ہی بیان میں لائے گئے ہیں۔ اس میں کسی خاص فرقے یا مسلک کی رعایت ہرگز نہیں بلکہ یہ اس نوع کی ہر کج روی سے یکسر غیر آلود ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو فرقہ سازی سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔

دورانِ تحریر اُردو زبان کے محاسن کا بھی خصوصی خیال رکھا گیا۔ غیر موزوں الفاظ، غیر ضروری تفاصیل اور ایک ہی بات کی تکرار سے گریز کیا گیا ہے تاکہ چاشنی برقرار رہے۔ ان تمام خصوصیات کے اعتبار سے یہ تصنیف ایک جامع و مستند کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔

Marfat.com

'گوہرِ سعادت' کے ساتھ میری حبیبہ واہلیہ تسلیم نرگس رحمۃ اللہ علیہا (۱۳۸۰ھ-۱۴۳۶ھ) کی گہری وابستگی واجب الاظہار ہے۔ تحقیقی کام اُن کی زندگی میں ہی تکمیل پا چکا تھا مگر کتابی شکل ان کی رحلت کے بعد عمل میں آئی۔ دورانِ تحقیق انہوں نے ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے کتاب کی طباعت کے لیے مالی معاونت کا بھی اظہار کیا جس کے لیے انہوں نے خصوصاً بچت کا آغاز فرمایا۔ سوچتا ہوں کہ آج اگر وہ زندہ ہوتیں تو اِس کتاب کی اشاعت پر ان کی مسرت قابلِ دید ہوتی مگر مشیّتِ ایزدی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں فرماتا۔ بالیقین انہیں اجر وثواب پہنچ رہا ہوگا اور اللہ ارحم الراحمین اپنے خصوصی ولامتناہی فضل وکرم سے جنت میں ان کے درجات بلند فرما رہا ہوگا۔

عزیز القدر لختِ جگر ''شاہجہان رؤف'' کا ذکرِ جمیل اشد ضروری ہے۔ تحقیقی مضامین کو کتابی شکل میں لانے کے عمل کے دوران اس نے بھرپور معاونت کی۔ خصوصاً اِس کتاب کو قرآن مجید کی آیاتِ مبارکہ سے مزین کرنے کے سلسلے میں اُس نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے بیکراں خزانوں میں محفوظ ہے۔ انوارِ نظر ''ارسلان رؤف'' اور ''تیمور رؤف'' نے بھی خدمت کا حق ادا کیا۔

'گوہرِ سعادت' کا مطالعہ کرنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ نیتوں کو خالص فرمالیں کیونکہ اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے۔ سرورِ کائنات شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ اپنی زندگیوں کو مکمل طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھال لیں۔ بالیقین اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہی ہے۔

احقر العباد

پروفیسر ڈاکٹر رؤف یاسین جلالی

پی ایچ ڈی

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۱ جنوری ۲۰۱۶ عیسوی

Marfat.com

داڑھی

تعریف

سن بلوغ میں پہنچنے والے مرد کی ٹھوڑی، رخساروں اور گردن پر اگنے والے تمام بال داڑھی کہلاتے ہیں- نچلے ہونٹ کے نیچے کے بالوں کو ریش بچہ یا داڑھی بچہ کہا جاتا ہے-

بالائی ہونٹ کے اوپر والے بالوں کو مونچھیں کہتے ہیں- بہت سی تہذیبوں میں مونچھوں کو داڑھی کا حصہ تصور کیا جاتا ہے لیکن اسلامی تہذیب میں مونچھیں داڑھی سے الگ حیثیت رکھتی ہیں-

اسما

اردو زبان میں عموماً ''داڑھی'' ہی کہا جاتا ہے لیکن یہ نام ہندی زبان (بھاشا) سے لیا گیا ہے اور مؤنث استعمال ہوتا ہے- اب مکمل طور پر اردو زبان میں داخل ہے- ہندی زبان (بھاشا) میں ''ڈاڑھی'' بھی مستعمل ہے-

فارسی زبان میں ''ریش'' کہتے ہیں-

عربی میں ''لحیہ'' کہا جاتا ہے-

الحاصل دنیا کی ہر زبان میں داڑھی کا اپنا جدا نام ہے-

Marfat.com

تاریخ کے آئینے میں داڑھی کی سرگزشت

اگلے زمانوں کی روایات میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت چھوڑ دینے کے بعد تین سو (۳۰۰) سال تک روئے زمین پر گریہ وزاری کرتے رہے- بالآخر حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے توبہ کی قبولیت کا مژدہ سنایا- اس خوشخبری کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ سے دعا کی: ''اے میرے اللہ! میرے چہرے کی خوبصورتی بڑھا دے''-

دوسری صبح جب وہ بیدار ہوئے تو اُن کے چہرے پر انتہائی خوبصورت گھنی سیاہ داڑھی اُگی ہوئی تھی- حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بائیں ہاتھ میں داڑھی کو پکڑ کر آسمان کی جانب نظریں اٹھا کر عرض کیا: اے اللہ رحمان ورحیم! یہ نئی کیا چیز ہے جو میں اپنے چہرے پر دیکھتا ہوں؟ غیبی آواز آئی:

''یہ تمہارے اللہ بزرگ وبرتر کی طرف سے تمہارے لیے تحفہ ہے جو مردانہ وجاہت کی خاص علامت ہے''-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے داڑھی کی عظیم نعمت عطا ہونے پر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کیا-

تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ پرانے وقتوں میں اکثر تہذیبوں میں مرد کے لیے داڑھی رکھنا عمدہ اوصاف میں شمار کیا جاتا تھا- اسے دانش مندی، شرافت وعظمت اور مردانگی کا تمغا سمجھا جاتا تھا- مختلف تہذیبوں میں داڑھی فطرت کے اصولوں میں شمار کی جاتی تھی-

میسوپوٹاموی (آشوری، بابلی وکلدانی) تہذیب میں داڑھی کی بیحد قدر ومنزلت تھی- مرد کے لیے داڑھی رکھنا باعثِ فخر سمجھا جاتا- اِس تہذیب میں داڑھیوں کی زیبائش کا بہت خیال رکھا جاتا تھا- داڑھیوں کی باقاعدہ تراش خراش اور ان پر اعلیٰ قسم کے خوشبودار

Marfat.com

روغنیات لگانا میسوپوٹامو ی مردوں کا محبوب مشغلہ تھا- علاوہ ازیں وہ اپنی داڑھیوں میں چھلّے بنانے کے لیے چمٹیاں اور فولاد کی کنڈلی والی سلاخیں استعمال کرتے تھے-

سدوم نامی علاقے اور اس کے گرد و نواح کے رہنے والے قومِ لوط کے لوگ غیر فطری کاموں کے حوالے سے بہت مشہور تھے- مرد اپنی داڑھیاں منڈواتے اور ریشمی کپڑے پہنتے تھے- کبوتر بازی اور شراب نوشی ان کے مشغلے تھے- نوجوان حسین وجمیل لڑکوں کے ساتھ جنسی اختلاط کے حد درجہ دلدادہ تھے- ان کی عورتیں طبق بازی یعنی فرج سے فرج لڑانے کی شوقین تھیں- کہتے ہیں کہ ہم جنس پرستی کی بدی کے موجد قومِ لوط ہی کے لوگ تھے- ان سے پیشتر عالم میں کوئی اس بدی سے واقف نہ تھا- یہ غیر فطری فعل سدوم ؑ سے ہی دوسرے مقامات میں پھیلا- بالآخر قوم لوط بہت بڑے عذابِ الٰہی کا شکار ہوئی-

قدیم مصری رواج میں صرف ٹھوڑی پر داڑھی رکھی جاتی تھی جسے سرخی مائل رنگا جاتا تھا- دھات سے بنی داڑھی پہننا مطلق العنان حکمرانی کی خاص دلیل تھی جسے بادشاہوں کی طرح ملکائیں بھی اپنے چہروں پر سجایا کرتی تھیں- اس داڑھی کو ٹھوڑی پر رکھ کر دونوں جانب سے ایک نہایت خوبصورت اور بیش قیمت فیتے کے ساتھ سر پر گرہ لگائی جاتی تھی- اس کا رواج تین ہزار (۳۰۰۰) قبل مسیح سے تقریباً سولہ سو (۱۶۰۰) قبل مسیح تک رہا-

مشرقی اقوام داڑھی کو مقدس سمجھا کرتی تھیں- قدیم ایرانی بہت بھاری اور لمبی داڑھیاں رکھنے کے دلدادہ تھے-

قدیم ہندوستان میں بڑی داڑھی رکھنا بلند مرتبہ اور حکمت و دانائی کا نشان سمجھا جاتا تھا- داڑھی کو اس قدر مقدس جانا جاتا تھا کہ اسے قرض لینے والے کی ضمانت مانا جاتا تھا- آوارگی و زناکاری کے مجرم کی خوب تشہیر کر کے برسرِ مجمع اس کی داڑھی کاٹ دی جاتی تھی جسے بہت بڑی ہتک خیال کیا جاتا تھا-

قدیم چینی تہذیب میں داڑھی بڑھانا سنجیدگی، دانش وری اور صاحبِ کمال ہونے کی خاص الخاص علامت سمجھا جاتا تھا-

عبرانی تہذیب میں داڑھی تقدس کی نشانی تھی- اگر کسی شخص سے کوئی التجا کرنا ہوتی تو

Marfat.com

نہایت مؤدب ہو کر اس کی داڑھی کو ہاتھ سے چھوا جاتا تھا۔ داڑھی مونڈنا ماتم کی علامت تھا مگر عبرانی پھر بھی احتیاط ہی کرتے۔ سوگ کی حالت میں داڑھی کی کانٹ چھانٹ تک بھی نہ کرتے تھے۔ ان کے نزدیک داڑھی مونچھ کے بغیر چہرہ زنانہ پن اور مکمل نامردی کا ثبوت تھا۔

قدیم یونانیوں کے نزدیک داڑھی مردانگی کا طغرائے امتیاز تھی۔ مرد کے لیے داڑھی نہ رکھنا شرمناک فعل تصور کیا جاتا تھا۔ داڑھی نہ رکھنے والے شخص کو معاشرے میں قطعی نامرد سمجھا جاتا تھا۔ یونانی مرد زیب و زینت کے لیے اپنی داڑھیوں میں مختلف مصنوعی طریقوں سے چھلّے بناتے تھے۔

قدیم یونانی ریاست سپارٹا کے لوگوں کے نزدیک بزدلی لائقِ نفرین تھی۔ بزدل شخص کی داڑھی کا کچھ حصہ بطورِ سزا مونڈ دیا جاتا تھا جو اس شخص کے لیے باعثِ ذلّت و رسوائی ہوتا۔

قدیم مقدونیہ میں سکندرِ اعظم نے داڑھی اور مونچھیں منڈوانے کی بنیاد ڈالی۔ اُس نے فرمان جاری کیا کہ اس کی فوج میں کوئی بھی شخص داڑھی اور مونچھیں نہ رکھے۔ اس کی اصل وجہ سکندرِ اعظم کی ہم جنس پرستی بتائی جاتی ہے۔ اس عہد میں یونانی تہذیب جہاں جہاں گئی، داڑھی منڈوانے کی رسم بھی ہمراہ لے گئی۔ یونان میں داڑھی منڈوانے کی رسم کے لیے باقاعدہ قانون سازی کی گئی۔ وہاں کے فلاسفہ نے خلافِ فطرت قانون کو پسند نہ کیا کیونکہ ان کی نظر میں داڑھی دانائی کا تمغا تھی۔ یہی وجہ تھی کہ داڑھی منڈوانے کا قانون زیادہ مدت تک یونان میں نہ چل سکا۔ آخرکار داڑھی رکھنے کا رواج پھر سے یونانی تہذیب میں لوٹ آیا۔

اہلِ روم ازمنۂ قدیم میں داڑھی مونڈنے یا منڈوانے سے قطعی ناواقف تھے۔ تقریباً تین سو (۳۰۰) قبل مسیح کے عہد میں ''ٹیکنیس'' نامی شخص روم میں حلاق (حجام) کو لے کر آیا۔ گمان اغلب ہے کہ ''سکپیو افریکینس'' رومیوں میں اوّل شخص تھا جس نے داڑھی منڈوائی۔ ازاں بعد رومیوں میں داڑھی منڈوانے کا رواج عام ہو گیا۔ قلیل عرصے میں ہی داڑھی مونچھ کے بغیر چہرے رومی ہونے کی علامت بن گئے۔

دوسری صدی عیسوی میں قیصرِ روم ''ہاڈریان'' پہلا شخص تھا جس نے داڑھی بڑھا کر عہدِ رفتہ کے رواج کو پھر زندہ کیا۔ ہاڈریان کی تقلید میں رومی مردوں نے مردانگی کی شناخت

Marfat.com

کے لیے نہایت ذوق وشوق سے داڑھیاں رکھنی شروع کیں- نوبت یہاں تک پہنچی کہ جن نوجوانوں کے چہروں پر ابھی داڑھیاں نہیں اُگی تھیں، وہ اپنی ٹھوڑیوں پر مختلف قسم کے روغنیات لگا کر داڑھیاں اُگانے کی کوشش کرتے تاکہ مردانہ وقار کے سبب حسین وجمیل دوشیزاؤں کو اپنی طرف متوجہ کر کے عشق ومحبت کی پینگیں بڑھا سکیں- رومیوں میں ساتویں صدی عیسوی تک داڑھی کا عروج رہا-

عوتھوِ اعظم جرمنی وروم کا بادشاہ گزرا ہے- عوتھو جب بھی کوئی سنجیدہ بات کہتا تو اپنی داڑھی کی قسم کھاتا تھا- یورپ میں چودھویں صدی عیسوی تک داڑھی مختلف نشیب وفراز سے گزرتی رہی- پندرھویں صدی عیسوی میں یورپ میں خال خال ہی نظر آتی تھی- سولہویں صدی عیسوی میں لمبی داڑھیوں نے پھر رواج پایا- ان داڑھیوں کی بناوٹ عموماً ہسپانوی بیلچے جیسی ہوتی تھی- ''ملکہ میری'' کے عہد میں یہ رواج پورے عروج پر رہا- سترھویں صدی عیسوی میں مغربی یورپ میں داڑھی زوال کا شکار ہوگئی- اٹھارھویں صدی عیسوی میں یورپ میں داڑھی قطعی ناپید تھی-

روس کے پیٹرِ اعظم نے اٹھارھویں صدی عیسوی کے اوائل میں ایک قانون رائج کیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ روسی مرد اپنی داڑھیاں منڈوایا کریں گے، بصورتِ دیگر بھاری تاوان ادا کریں گے- اس کا حاصل یہ ہوا کہ بیشمار دانشور اپنا وطن چھوڑ کر چلے گئے لیکن انہوں نے داڑھیاں منڈوانا پسند نہ کیا- پیٹرِ اعظم کی بہو ''کیتھرائن دوم'' ایک زیرک خاتون تھی- وہ مردانہ وجاہت کی قدردان تھی- کیتھرائن دوم جب روس کی ملکۂ معظّمہ بنی تو اس نے پیٹرِ اعظم کا قانون ختم کر کے مردوں کو داڑھیاں رکھنے کی ترغیب دی تاکہ اس کی سلطنت میں مردوں کی خوبصورتی کی علامت دوبارہ فروغ پا سکے-

انیسویں صدی عیسوی میں داڑھی کا رواج عام ہوا- بہت سے یورپی بادشاہوں نے داڑھیاں رکھیں- ان میں روس کے الیگزینڈر سوم، فرانس کے نپولین سوم اور جرمنی کے فریڈرک سوم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں- امریکہ میں بھی خانہ جنگی کے دوران وہاں کے اکابرین نے بڑی بڑی داڑھیاں رکھیں- امریکی صدر ''ابراہام لنکن'' نے بھی اپنے چہرے پر

Marfat.com

داڑھی بڑھائی۔ ابراہام لنکن کے بعد بھی مختلف امریکی صدور نے داڑھیاں رکھیں۔

بیسویں صدی عیسوی کی دوسری دہائی میں جنگِ عظیم اوّل (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کے دوران داڑھی کی رسم زوال پذیر ہوگئی۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ دورانِ جنگ کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کے باعث سپاہیوں کو ایسے گیسی نقاب پہننے پڑتے تھے جو چہروں پر چسپاں ہوجاتے تھے لہٰذا داڑھیاں اور مونچھیں منڈوانے کا حکم جاری کیا گیا۔

اس عہد میں فلم سازی وفلم بینی عروج پر تھی۔ فلم بینی ایک زبردست قسم کی تفریح سمجھی جاتی تھی۔ جنگِ عظیم اوّل کے اختتام کے بعد فلموں میں مرکزی مناظر جنگ کے حوالے سے ہی دکھائے جاتے تھے۔ فلموں میں کردار ادا کرنے والوں کی داڑھیاں اور مونچھیں مونڈی ہوئی ہوتی تھیں۔ ان فلموں نے عوام پر گہرا نفسیاتی اثر ڈالا جس کے نتیجے میں ۱۹۶۰ عیسوی تک داڑھی ناپید رہی۔ صرف معدودے چند بوڑھے تھے جن کے چہروں پر مکمل یا نامکمل داڑھیاں کسی نہ کسی شکل میں موجود تھیں۔

ویت نامی جنگ کے بعد داڑھی کی رسم یک دم ہردلعزیز ہوگئی۔ مختلف وضع کی داڑھیاں مقبولِ خاص و عام ہوئیں۔ اکیسویں صدی عیسوی کی دوسری دہائی کے وسط تک داڑھی نے دنیا کے مختلف علاقوں میں کئی روپ بدلے۔

Marfat.com

غیر مذاہب میں داڑھی کی کیفیات

ذیل میں دنیا کے چند مذاہب کے حوالے سے نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے کہ مختلف مذاہب میں داڑھی کی کیا اہمیت ہے۔

سکھ مت

سکھ مت میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ داڑھی مرد کے بدن کا لازمی جزو ہے یعنی داڑھی کو خدا نے اگایا ہے لہٰذا اس کی حفاظت اور احترام اشد ضروری ہے۔ سکھ مت کے دسویں گرو ''گوبند سنگھ'' نے اپنے حکم نامے میں کہا تھا کہ داڑھی سکھوں کی امتیازی علامت ہے۔ سکھ مت میں یہ خیال نہایت قوی ہے کہ داڑھی شرافت، عظمت اور مردانیت کی کامل دلیل ہے۔

یہودیت

یہودیت میں استرے سے داڑھی مونڈنا ممنوع ہے کیونکہ استرہ چہرے کی جلد کے ساتھ مَس ہوتا ہے۔ یہودی قوانین میں داڑھی کو کترنی سے تراشنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ کترنی کے دو تیز دھار حصے ہونے کی وجہ سے داڑھی تراشتے وقت ان کی دھاریں براہِ راست چہرے کی جلد کے ساتھ مَس نہیں ہوتیں۔ داڑھی کے تقدس کے حوالے سے یہودیوں کا خیال ہے کہ آسمان کی جانب سے انسانی روح پر مقدس توانائی کا نزول ہوتا ہے۔ اس مقدس توانائی کا روح میں منتقلی کا ذریعہ داڑھی کے بال ہیں۔ اس نظریہ کے پیشِ نظر مذہبی قوانین کی اہمیت سمجھنے والے یہودی اپنی داڑھیاں نہ مونڈتے ہیں اور نہ کاٹتے ہیں۔ یہودیوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو عام حالات میں داڑھی مونڈتے ہیں مگر کسی قریبی رشتہ دار کی موت کے سوگ میں تیس روز تک داڑھی نہیں مونڈتے جسے ''شلوشم'' کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

ہندو دھرم

ہندو دھرم کے پیروکار اپنے دھرم کی شاخ کے مطابق داڑھی رکھتے ہیں۔ ہندو پنڈتوں کی اکثریت داڑھی کو پارسائی کی مضبوط دلیل سمجھتی ہے۔ ہندو دھرم کی ایک شاخ داڑھی مونڈنے کو پاکیزگی میں شمار کرتی ہے۔ ''گئودیا'' کے ''ویشنواس'' عموماً داڑھیاں رکھتے ہیں مگر سر پر دُم کی مانند بالوں کی ''شِکھا'' نامی ایک لٹ چھوڑ کر باقی سر مونڈ دیتے ہیں۔

نصرانیت

عیسائی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصاویر بنانا فنِ مصوری میں کمال سمجھا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمام تصاویر میں ان کے چہرہ پر داڑھی سجی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجسموں میں بھی داڑھیاں ان کے چہروں پر نمایاں ہوتی ہیں۔

مسیحیت میں عموماً پادری اور راہب داڑھیاں رکھتے تھے مگر دورِ جدید میں یہ رسم نئے طور طریقوں کی نذر ہوگئی۔ عہدِ نو میں نصرانیوں کا مرکزی روحانی پیشوا (پاپائے روم) داڑھی کے بغیر ہوتا ہے۔

ہندوستان میں 'کیرالہ' کے علاقے میں بسنے والے مسیحی شادی سے قبل اپنی داڑھیاں منڈواتے ہیں لیکن شادی کے بعد داڑھیاں بڑھا لیتے ہیں۔ کیرالہ کے عیسائی عموماً طویل داڑھیوں کے حاملین ہیں۔

تاؤمت

تاؤمت میں داڑھی رکھنا اہم ترین فریضہ ہے۔ تاؤمت کے عام لوگ بھی اپنے پیشواؤں کی تقلید میں داڑھیاں رکھتے ہیں۔ تاؤ نظریہ کے مطابق داڑھی کے بغیر مرد نامکمل ہے۔

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جادۂ محبت وعطوفت

اللہ ارحم الراحمین اپنی مخلوق سے بے انتہا محبت فرماتا ہے۔ اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے ''رسولِ رحمت'' بنا کر بھیجا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہل وشرک میں مبتلا لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلائیں۔ جان جائے کہ رہے، اس بات کی پرواہ کئے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی اصلاح وفلاح کے لیے غایت درجہ سعی وفکر مندی کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمادیا:

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق ہیں مہربان ہیں''۔

اُمت کے ساتھ محسن انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال محبت وشفقت الفاظ کے سانچے میں ڈھالنا غیر ممکن ہے۔ ابدی حیات میں اُمت کو شادمانی سے ہمکنار دیکھنے کی تڑپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر صعوبتیں اٹھائیں کہ تصور سے سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ راہِ حق سے پہلوتہی کرنے والوں کے شدید غم میں خدشہ تھا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان کو ہلاک نہ کرلیں۔ اس پر اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ﴾ (فاطر:۸)

''پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے''۔

Marfat.com

جب راتوں کو دنیا محوِ خواب ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کے حضور اُمت کی بخشش کے لیے گریہ وزاری فرماتے۔

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا والی آیت تلاوت فرمائی:

﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (ابراہیم:۳۶)

''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا، پھر جو شخص میری راہ پر چلے گا وہ تو میرا ہے ہی، اور جو شخص میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت کثیر الرحمت ہیں''۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی دعا پڑھی:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾
(المائدہ:۱۱۸)

''اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اٹھا کر فرماتے جاتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ'' (اے پروردگار! میری اُمت، میری اُمت) اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ آپ کیوں رو رہے ہیں، اور ربّ تیرا خوب جانتا ہے۔ جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب حال بیان کیا۔ جبریل نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کیا، حالانکہ اللہ تو خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو ہم تمہاری اُمت کے معاملے میں تمہیں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے''۔ (صحیح مسلم)

Marfat.com

اس حدیث شریف میں اُمت کے لیے عظیم بشارت ہے کہ اللہ رحمٰن و رحیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ ہم اُمت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیں گے، ناراض نہیں کریں گے۔ جبریل امین علیہ السلام کے بھیجنے میں یہ حکمت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کھل جائے اور معلوم ہو جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کس قدر عالی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہتا ہے۔

اُمت کے ساتھ محبت کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی جارہی ہے۔

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبیؑ کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبیؑ نے جلدی کر کے وہ دعا مانگ لی اور میں اپنی دعا کو چھپا رکھتا ہوں قیامت کے دن کے واسطے اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے اور اللہ چاہے تو میری شفاعت ہر ایک اُمتی کے لیے ہوگی بشرطیکہ وہ شرک پر نہ مرا ہو''۔ (صحیح مسلم)

سبحان اللہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمت کے ساتھ کس قدر محبت تھی کہ خاص دعا کو بھی محشر کے دن اُمت کی بخشش کے لیے محفوظ فرمالیا۔

روزِ قیامت ہر سو نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ انبیائے کرام علیہم السلام سمیت جب سبھی ''یاربّ نفسی نفسی'' پکار رہے ہوں گے تو ہنگامۂ محشر میں ایک درد بھری آواز ''یاربّ اُمتی اُمتی'' بھی سنائی دے رہی ہوگی۔ یہ پکار ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزِ محشر اپنے کسی بھی اُمتی کو نہیں بھولیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے سب کے لیے شفاعت فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہونا کس قدر فضیلت وخوبی کی بات ہے، اس کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

اُمتی کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب کچھ قربان کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا پر مرمٹے۔ دائیں بائیں دیکھے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر پوری طرح گامزن ہو جائے۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اِسی راہ چلنے والے معراجِ محبت وتقربِ حق تعالیٰ سے سرفراز ہو کر زندۂ جاوید ہو گئے۔

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ﴾

Marfat.com

قرآنِ مجید کی نظر میں اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ حکیم میں بہت سے مقامات پر ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ ذیل میں اختصار کے پیشِ نظر گیارہ آیات مع ترجمہ بیان کی جا رہی ہیں۔

﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

(آل عمران:۳۲)

''آپ فرما دیجئے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں سو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتے''۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران:۱۳۲)

''اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۸۰)

''جس شخص نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (المائدہ:۹۲)

''اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا تھا''۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱)

''اور اللہ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو''۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾

(الانفال:۲۰)

''اے ایمان والو! اللہ کا کہنا مانو اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور اس کا کہنا ماننے سے روگردانی مت کرو اور تم سن تو لیتے ہی ہو''۔

Marfat.com

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ ﴾ (الانفال:۲۴)

''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کہنے کو بجا لایا کرو جبکہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں''۔

﴿وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ﴾ (النور:۵۴)

''اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو راہ پر جا لگو گے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے''۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ﴾ (الاحزاب:۳۶)

''اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا''۔

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ ﴾ (سورۃ محمد ﷺ:۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال کو برباد مت کرو''۔

﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى﴾ (النجم:۴)

''ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد نری وحی ہے جو ان (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھیجی جاتی ہے''۔

سورۃ النجم کی آیتِ مبارکہ سے یہ بات قطعی واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات منجانب اللہ ہیں۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری زبان سے سوائے حق بات کے اور کوئی کلمہ نہیں نکلتا۔ (تفسیر ابن کثیر)

طاعت خدا کی اور اطاعت رسول ﷺ کی
یہ ہے طریق دولتِ دیں کے حصول کا
(داغ دہلویؒ)

۱۴۲۷۵۱

Marfat.com

معرفتِ سُنّت

فرمانِ الٰہی

﴿وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ﴾ (النساء:۱۱۳)

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کتاب وحکمت اتاری ہے''۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

''مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل (سُنّت) بھی''۔ (مسند امام احمد، مشکوٰۃ المصابیح)

سُنّت کے لغوی معانی طریقہ، راستہ، دستور یا عادت کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں سُنّت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال، اعمال، تعلیمات واحکامات سبھی شامل ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرض کر دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت سے ہدایت وفیض حاصل کریں کیونکہ سعادتِ دارین کا دارو مدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ کریمہ کے اتباعِ کاملہ پر ہے۔ بلاشبہ قرآنِ حکیم متن ہے اور سُنّت اس کی شرح وتفسیر ہے؛ قرآن حکیم نظریہ ہے اور سُنّت اس کی عملی تصویر ہے۔ قصہ مختصر قرآن وسُنّت لازم وملزوم ہیں۔

سُنّت پر عمل

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھوگے (ان پر عمل کرتے رہوگے) گمراہ نہیں ہوگے:

(۱) اللہ کی کتاب (قرآن حکیم)

(۲) اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّت''۔ (موطا امام مالک، مستدرک حاکم)

Marfat.com

بنیادِ عمل

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قول عمل کے بغیر اور عمل نیّت کے بغیر معتبر نہیں، اور نیّت وہ معتبر ہے جو سُنّت کے مطابق ہو۔ (تنبیہ الغافلین مصنفہ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ)

معیارِ عمل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لوگو! سُنّت کو لازم پکڑو۔ جو بندہ طریقۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی اور اگر خوفِ خدا کی وجہ سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے تیز ہوا سے۔ صراطِ مستقیم یعنی سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم رہتے ہوئے معمولی عمل اس بڑے عمل سے کہیں بہتر ہے جو سُنّت کے خلاف ہو۔ عمل کی قلت و کثرت کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ سُنّت کے مطابق ہے یا نہیں، اگر مطابق ہے تو مقبول ورنہ مردود''۔

(تنبیہ الغافلین مصنفہ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ)

Marfat.com

متبعینِ سنّت کے لیے بشارتیں

قرآنِ حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کی مکمل پیروی کرنے والوں کے لیے کئی مقامات پر بشارتیں دی ہیں- ذیل میں تین آیات مبارکہ مع ترجمہ بیان کی جارہی ہیں-

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (آل عمران:۳۱)

"(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کردے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا عنایت فرمانے والا ہے"-

﴿ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ (النساء:۱۳)

"اور جو شخص اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پوری اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے"-

﴿ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ﴾ (النساء:۶۹)

"اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے، وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور اچھی ہے ان کی رفاقت"-

Marfat.com

ثابت ہوا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی کامل پیروی ہی میں اللہ کریم کی رضا ہے جس کا پھل یہ ملے گا کہ اللہ تعالیٰ متبعینِ سُنّت سے محبت کرنے لگے گا - اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی برکت سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں آخرت کی لافانی زندگی میں جنت کی لاتعداد نعمتیں نصیب ہوں گی - مزید یہ کہ ابدی حیات میں انبیائے کرام، صدیقین، شہداء وصلحا کی رفاقت انعام میں ملے گی - ان عظیم ہستیوں کی رفاقت بہت ہی فضیلت وسعادت کی بات ہے -

اتباعِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی انوکھی مثال

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۷ھ) افضل التابعین وعارفِ کامل ہوئے ہیں - ان کا شمار چوٹی کے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتا ہے - یمن کے علاقے قرن کے رہنے والے تھے - رحمتِ عوالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے لیکن ضعیف اور نابینا مومنہ والدہ کی خدمت کی وجہ سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وصحبت سے مشرف نہ ہو سکے - شتربانی کے ذریعہ والدہ معظّمہ کے لیے معاش حاصل کرتے تھے - ان کے انداز واطوار سے مجذوبانہ شان جھلکتی تھی - غلبۂ حال کے باعث لوگ انہیں دیوانہ کہتے تھے - ۳۷ھ میں جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زیرِ قیادت لڑتے ہوئے تقریباً چالیس زخم جھیلنے کے بعد شہید ہوئے -

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب مثال قائم کی - غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دانت کے شہید ہونے کی خبر جب ان تک پہنچی تو انہوں نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے دانت توڑ ڈالے -

روایات میں مذکور ہے کہ غزوۂ احد میں مشرکین کی طرف سے ایک حملے کے دوران عتبہ بن ابی وقاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پتھر مارا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنی جانب والا نچلا رباعی دانت شہید ہو گیا - جب اویس قرنیؒ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت غمگین ہوئے - انہوں نے عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا جانتے ہوئے فی الفور اپنا ایک دانت

Marfat.com

توڑ دیا۔ پھر دلِ مضطرب میں خیال آیا کہ نجانے کعبۂ مقصود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا روشن ورشکِ گہر دانت شہید ہوا ہے، اور اپنا دوسرا دانت بھی توڑ دیا۔ اسی طرح سوچتے ہوئے ایک ایک کر کے اپنے تمام دانت توڑ ڈالے۔

یہ ہے ختم الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واتباع میں عاشقِ صادق اویس قرنیؓ کی معراج۔ انسانی تاریخ اس طرح کی کوئی دوسری نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور قیامت تک قاصر ہی رہے گی۔ حضرت اویس قرنیؓ اگرچہ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ اقدس سے شرف یاب نہ ہو سکے لیکن اتباعِ رسالت کے حوالے سے دنیا کو درسِ ادب دے گئے۔

ایمان افروز واقعہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۶۵ھ) اہلِ تقویٰ بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ گنجینۂ علوم کی کلید تھے۔ ابتدا میں بلخ کے عظیم المرتبت حکمران تھے۔ خدا طلبی کے لیے تاج وتخت چھوڑ کر فقیر ہوئے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے بلخ کی سلطنت کے بدلہ میں درویشی خریدی اور نہایت ارزاں خریدی کیونکہ سلطنت کے مقابلہ میں درویشی انمول شے ہے۔ آپ بہت عرصہ تک امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ (المتوفیٰ ۱۵۰ھ) کی صحبت میں رہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک جنازہ کو اٹھایا تو کہا کہ اللہ میرے لیے موت میں برکت دے تو کوئی بولنے والا میّت کے تخت پر سے بولا: ''اور موت کے بعد بھی''۔ یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس متفکر ہو کر بیٹھ گیا کہ اچانک قبر سے ایک شخص نمودار ہوا جس کے کپڑے صاف تھے، حسین چہرہ تھا اور خوشبو مہک رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابراہیم! میں نے کہا کہ لبیک، آپ کون ہیں، خدا آپ پر رحم فرمائے۔ اس نے کہا کہ تخت پر سے ''اور موت کے بعد بھی'' کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا نام ''سُنّت'' ہے۔ میں دنیا میں انسان کی ہوتی ہوں اور قبر میں نور ومونس وغمگسار، اور قیامت میں جنت کی طرف راہنما اور قائد بنتی ہوں۔ (شرح الصدور مصنفہ امام جلال الدین سیوطیؒ)

Marfat.com

حضرت بشر حافیؒ کی اقبال مندی

حضرت بشر حافی (بشر بن حارث) رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۲۷ھ) نامور کامل ولی گزرے ہیں- انہیں کشف و مجاہدات میں کامل دسترس حاصل تھی- شرع کے بہت بڑے عالم تھے- حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ) ان کے عقیدت مندوں میں سے تھے اور بیشتر ان کی معیّت میں رہتے تھے-

بشر حافی ابتدا میں فسق و فجور میں مبتلا تھے- اکثر میکدے میں شراب کے نشے میں بیخود پڑے رہتے- ایک دن مدہوشی کے عالم میں شراب خانے سے گھر کی طرف چلے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نگاہ پڑی جس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھی ہوئی تھی- انہوں نے اس کاغذ کو ادب کے ساتھ اٹھایا اور ایک عطّار سے نہایت عمدہ عطر خرید کر اس کاغذ کو عطر میں رچا کر کمالِ محبت سے ایک بلند مقام پر رکھ دیا-

کہتے ہیں کہ اسی شب کسی درویش کو خواب میں غیبی حکم ہوا کہ بشر حافی کے پاس جاؤ اور اسے مژدہ سناؤ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے نام کی تعظیم کی، اس وجہ سے تمہیں بھی پاکیزہ مراتب عطا کیے جائیں گے- درویش انہیں ڈھونڈتے ہوئے شراب خانے کے دروازے تک پہنچا اور کسی شخص کے ذریعے سے بشر حافی کو کہلا بھیجا کہ تمہارے لیے اشد ضروری پیغام لایا ہوں- جب انہیں بتایا گیا کہ ایک درویش ان کے لیے کوئی ضروری پیغام لایا ہے اور میخانے کے دروازے پر ان کا منتظر ہے تو میکدے سے سچی توبہ کر کے باہر نکلے- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم مراتب سے سرفراز فرمایا-

بشر حافیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ خواب میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ تیرے دور کے بزرگوں سے تیرا درجہ کیوں بلند کیا گیا- میں نے عرض کیا کہ مجھے تو معلوم نہیں- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے سُنّت کا اتباع کرتے ہوئے بزرگوں کی تعظیم کی اور مسلمانوں کو راہِ حق دکھاتا رہا اور میرے اصحابؓ اور اہلِ بیت کو تو نے ہمیشہ محبوب رکھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا- (تذکرۃ الاولیا مصنفہ شیخ فریدالدین عطارؒ)

Marfat.com

حاصلِ کلام

بات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ طیبہ کی پیروی واحد سیدھا راستہ ہے- اس راہ کے علاوہ باقی تمام راستے ابلیس کے ایجاد کردہ ہیں جن پر صرف بھٹکے ہوئے لوگ ہی گامزن ہیں- یہ باطل راستے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف جاتے ہیں-

شہرۂ آفاق شاعر شیخ مشرف الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۹۱ ھ) نے کیا خوب قطعہ کہا جس سے درس ملتا ہے کہ اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر گلِ مراد تک پہنچنا غیر ممکن ہے- سعدیؒ کا یہ فارسی قطعہ ذیل میں مع اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے:

محال است سعدیؔ کہ راہِ صفا   تواں رفت جز در پے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
خلافِ پیمبر کسی راہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

(شیخ مشرف الدین سعدیؒ)

اے سعدی! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر سیدھے راستے پر چلنا ناممکن ہے، جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کیا وہ کبھی بھی منزلِ مقصود تک نہ پہنچ سکے گا-

جاننا چاہیے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ کریمہ کا اعجاز ہے کہ کامل اتباع کرنے والے کو راہِ راست سے بھٹک جانے کا ہرگز اندیشہ نہیں- سلوک کی ساری منزلیں اسی راستے سے طے ہوتی ہیں- محبّ و متبع سُنّت کے لیے مژدہ ہے کہ یہ سچا راستہ فردوس میں جا نکلتا ہے، جہاں حور و طہور وغیرہ تمام پاکیزہ ابدی سامانِ عشرت موجود ہے-

Marfat.com

اقدارِ طیّبہ میں داڑھی کی منزلت

جمیع انبیائے کرام کی سُنّت

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیا و رسل نے داڑھیاں رکھیں کیونکہ داڑھی انسانی جبلّت میں داخل ہے- ذیل میں اس حوالے سے حدیث شریف نقل کی جارہی ہے-

''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں: ایک مونچھیں کترنا، دوسری داڑھی بڑھانا، تیسری مسواک کرنا، چوتھی ناک میں پانی ڈالنا، پانچویں ناخن کاٹنا، چھٹی انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا، ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا، آٹھویں موئے زیرِ ناف مونڈنا، نویں استنجا کرنا- مصعب نے کہا میں دسویں بات بھول گیا شاید کلّی کرنا ہو''- (صحیح مسلم)

محدثینِ کرام نے کہا کہ فطرت سے مراد یہ دس چیزیں تمام انبیا و رسل کی سنن ہیں- انسان ان کو طبعاً پسند کرتا ہے- یہ دس چیزیں مسلمانوں کی خاص علامات ہیں- اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ داڑھی بڑھانا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی سُنّت ہے- داڑھی رکھنے والے خوش نصیب ہیں کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک اور سُنّتِ طیّبہ کے اتباع کے ثواب کے ساتھ ساتھ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی سُنّت پر عمل کے اجر کے بھی مستحق ہیں-

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی داڑھی گھنی اور نہایت خوبصورت تھی۔ ان کے عہد میں یہودیہ کے حاکم لینٹولیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رومی ایوانِ بالا کو ایک مراسلہ ارسال کیا جس میں لکھا تھا:

''اس وقت ایک ایسا شخص ظاہر ہوا ہے جو زندہ ہے اور جسے غیر معمولی روحانی طاقت حاصل ہے۔ اس کا نام ''یسوع مسیح'' ہے۔ اس کے سر کے بالوں کا رنگ شراب کے رنگ کی طرح ہے۔ اس کی داڑھی گھنی ہے۔ داڑھی کا رنگ بھی سر کے بالوں کی مانند ہے اور داڑھی کے بال کھڑے ہیں''۔

بھاشا پوراتا کی پیشین گوئی

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متعلق جو پیشین گوئیاں ملتی ہیں ان میں لکھا ہوا ہے کہ آنے والا پیغمبر اور اس کے پیروکار داڑھیاں رکھے ہوئے ہوں گے۔ ہندوؤں کی قدیم ترین کتاب ''بھاشا پوراتا'' میں رقم ہے:

''ایک غیر ملکی آئے گا اس کے ماننے والے مردوں کے ختنے کیے ہوں گے۔ سروں پر چٹیائیں نہیں ہوں گی۔ داڑھیاں رکھے ہوئے ہوں گے۔ اذان کہہ کر انقلاب برپا کر دیں گے۔ جائز اور حلال چیزیں کھائیں گے۔ وہ ہر قسم کے جانوروں کا گوشت کھائیں گے سوائے سؤر کے۔ وہ اپنے آپ کو پاک صاف کرنے کے لیے مقدس شراب نہیں پئیں گے بلکہ جہاد کر کے پاکیزگی حاصل کریں گے۔ بے دین اور لا مذہب قوموں سے جنگ کرنے کے باعث وہ لوگ مسلمانوں کے نام سے جانے جائیں گے''۔

(بھاشا پوراتا، سارگ پارو۳، کھنڈ۳، آدھے۳، بلعوکش۲۰-۲۷)

Marfat.com

قرآنِ مجید میں تذکرۂ داڑھی

قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں داڑھی کا ذکر بھی موجود ہے۔

﴿قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ﴾ (طٰہٰ:۹۴)

''ہارون نے کہا اے میرے میّا جائے تم میری داڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو''۔

مختصر واقعہ یوں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر ''تورات'' لینے کے لیے گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو متنبہ کر گئے کہ میرے پیچھے اگر بنی اسرائیل کے لوگ کچھ گڑبڑ مچائیں تو ان کی اصلاح کرنا اور میرے طریقِ کار پر پابند رہنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تشریف لے جانے کے بعد بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی (بچھڑے کی پرستش) شروع کر دی۔ اس کا محرک ایک سامری نامی ساحر تھا۔ بنی اسرائیل کے پاس فرعونیوں کے کچھ زیورات تھے، سامری نے ان زیورات کو پگھلا کر ایک بچھڑا بنا دیا اور اپنے پاس سے خاک کی ایک مٹھی اس میں ڈال دی جو حضرت جبریل کے قدموں تلے سے اس نے اٹھالی تھی۔ کھوکھلا ہونے کی وجہ سے جب ہوا کا گزر ہوتا تو اس بچھڑے میں سے گائے کی آواز آتی تھی۔ بنی اسرائیل اس آواز پر ریجھ گئے۔ سامری نے ان سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بھول گئے، اصل خدا یہی گوسالہ (بچھڑا) ہے۔ الغرض سامری نے انہیں بہکا کر گوسالہ کی عبادت کرانا شروع کرا دی۔ بنی اسرائیل کو اتنی بھی تمیز نہ آئی کہ گوسالہ کسی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور کسی نفع نقصان کی قدرت بھی نہیں رکھتا۔

Marfat.com

حضرت ہارون علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا کہ جس بچھڑے کی تم پوجا کر رہے ہو وہ خدا نہیں، تمہارا پروردگار تو اکیلا رحمٰن ہے مگر بنی اسرائیل نے حضرت ہارون علیہ السلام کی نرمی کے باعث اُن کی سُنی اَن سُنی کر دی اور گوسالہ پرستی جاری رکھی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر ہی خبر کر دی کہ سامری نے تیری قوم کو گمراہ کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر سخت غضبناک ہوئے۔ چالیس روز بعد جب واپس لوٹے تو دینی حمیت و غیرت کے جوش میں ہارون علیہ السلام کی طرف لپکے اور ان کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ لیے۔ معاذ اللہ، ہارون علیہ السلام کی اہانت کی نیت سے نہیں کیونکہ ہارون علیہ السلام خود مستقل نبی اور عمر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے تھے مگر رتبہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے افضل تھے۔ سیاسی و انتظامی حیثیت سے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کا وزیر بنا دیا گیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر سے یہ کیسے ممکن تھا کہ دوسرے نبی کی جو اس کا بڑا بھائی بھی ہو ذرہ برابر توہین کا ارادہ کرے۔ توحید کے نشہ میں سرشار موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت یہ خیال گزرا کہ شاید انہوں نے اصلاحِ حال کی پوری کوشش نہیں کی۔ ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا کہ میں اپنے مقدور کے موافق ان کو سمجھا چکا مگر انہوں نے میری کچھ حقیقت نہ سمجھی۔ الٹے مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہونے لگے۔ اب آپ ایسا معاملہ کر کے ان کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیجئے اور میرا شمار بھی ان ظالموں میں نہ کیجئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا کہ شدتِ غضب میں مجھ سے جو بے اعتدالی ہوئی خواہ میں اس میں کتنا ہی نیک نیت ہوں، آپ مجھے معاف فرما دیجئے اور اگر میرے بھائی ہارون سے قوم کی اصلاح میں کسی طرح کی کوتاہی ہوئی، اس سے درگزر فرمائیے۔

Marfat.com

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن داڑھی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا اور داڑھی مبارک گھنی تھی۔

(طبقات ابن سعد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے بال بھرپور تھے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی داڑھی مبارک سیاہ گھنی اور دہن مبارک خوبصورت اور حسین تھا۔

(دلائل النبوۃ)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بہت گنجان تھی۔

(شمائل ترمذی)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی داڑھی مبارک گنجان اور گھنی تھی۔

(مستدرک حاکم)

Marfat.com

حضرت یزید فارسیؒ جو قرآن مجید کی کتابت کیا کرتے تھے، فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ حیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے اپنا خواب حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا تو انہوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھتا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا - یہ فرمان مبارک سنانے کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ خواب میں دیکھی ہوئی صورت کا حلیہ بیان کر سکتے ہو، میں نے عرض کیا، جی ہاں! ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈیل ڈول، قد و قامت دونوں معتدل اور درمیانی تھی (جسم مبارک نہ زیادہ فربہ اور نہ دبلا پتلا، ایسے ہی قد مبارک نہ زیادہ لمبا اور نہ کوتاہ بلکہ معتدل) آپ کا رنگ کھلتا گندمی سفیدی مائل، آنکھیں سرمگیں، خندہ دہن، خوبصورت ماہتابی چہرہ، داڑھی نہایت گنجان جو پورے چہرۂ انور کا احاطہ کئے سینہ مبارک کے ابتدائی حصہ پر پھیلی ہوئی تھی'' - حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما گویا ہوئے کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں دیکھتے تو اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ آپ کا حلیہ مبارک نہ بیان کر سکتے -

(مسند امام احمد)

Marfat.com

داڑھی رکھنے کے بارے میں شرعی حکم

فرمانِ الٰہی

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۲۱)
''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عمدہ نمونہ موجود ہے''۔

اللہ جل جلالہ کا حکم اس امر پر بہت بڑی دلیل ہے کہ اہلِ اسلام کے لیے اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں مسلمانوں کے لیے اعلیٰ ترین نمونہ موجود ہے جسے مشعلِ راہ بنا کر اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کو مزیّن کیا جا سکتا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا تقاضا ہے کہ ظاہری حلیہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی کی جائے۔ ظاہری حلیہ میں چہرہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ تاباں پر دمِ واپسیں تک کامل داڑھی سجی تھی۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے مردوں کو بھی داڑھی رکھنے کا حکم دیا۔ ذیل میں احادیث نقل کی جا رہی ہیں جن میں داڑھی بڑھانے کا حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے:

حدیث اول

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ''۔ (صحیح بخاری)

Marfat.com

حدیث ثانی

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہم کو حکم ہوا مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے کا اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا''۔ (صحیح مسلم)

مندرجہ بالا ارشادات اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ داڑھی کے بغیر کسی مسلمان کا سراپا نقشہ یا تصور ہی باطل ہے۔ گویا سچے اور کھرے مسلمان کی خاص پہچان ہے کہ اس کے چہرے پر اسلامی شریعت کے مطابق داڑھی سجی ہو۔ داڑھی اہلِ اسلام کو دوسری اقوام سے برتر بناتی ہے۔

کہتے ہیں کہ آسمانوں میں فرشتوں کی ایک جماعت مقرر ہے جس کی تسبیح حسب ذیل الفاظ ہیں:

﴿سبحان من زین الرجال باللحی و زین النساء بالقرون والذوائب﴾
(جامع الصغیر مصنفہ امام جلال الدین سیوطیؒ)

''پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور عورتوں کو مینڈھیوں اور چوٹیوں سے زینت دی''۔

کس قدر دلآویز و دلکش تسبیح ہے اور کتنے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ فرشتوں کی جماعت تاقیامت داڑھی والے مسلمین کی تعریف کرتی رہے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی اس گراں بہا نعمت کی قدر لازم ہے۔ مسنون داڑھی مرد کو شکیل و جمیل اور رفیع الشان بنا دیتی ہے۔

﴿وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ﴾ (التغابن:۳)
''اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا''۔

Marfat.com

داڑھی کی شرعی مقدار

کسی مستند روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس داڑھی ترشوائی یا داڑھی کے حوالے سے کسی خاص مقدار کا تعین فرمایا- مسند امام احمد کی روایت جسے ہم نے ''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن داڑھی'' کے باب میں نقل کیا ہے، اس سے صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرنور داڑھی سینہ مبارک کے ابتدائی حصہ پر پھیلی ہوئی تھی-

خلفائے راشدین کی داڑھیوں کے متعلق تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۳ھ) ہلکی داڑھی والے تھے- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (المتوفی ۲۴ھ) کی داڑھی گھنی تھی- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (المتوفی ۳۵ھ) بھی گھنی داڑھی والے تھے- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (المتوفی ۴۰ھ) کی داڑھی گنجان اور حلقہ دار تھی-

بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین داڑھیوں کی طوالت ایک مٹھی سے بڑھ جانے کی صورت میں مٹھی سے زائد بالوں کو ترشوا دیتے تھے-

جاننا چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ سے زیادہ صحبتیں اٹھائیں- ان کے قلوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور تھے- انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کے بارے میں بہتر آگہی تھی- تمام امور میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیشِ نگاہ رکھتے تھے- گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنن ہی کے عکوس تھے-

داڑھی کی مقدار کے حوالے سے راہنمائی کے لیے یہاں چھ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم نقل کیے جا رہے ہیں:

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو داڑھی کا جو حصہ ایک مُٹھی سے زیادہ ہوتا اسے ترشوا دیتے''۔ (صحیح بخاری)

''مروان بن سالم مقفع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ داڑھی کو اپنی مُٹھی میں لیتے اور اس سے جو بڑھی ہوئی ہوتی اسے کاٹ ڈالتے''۔ (سنن ابوداؤد)

''نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرے میں اپنا سر منڈواتے تو اپنی داڑھی اور مونچھ کے بھی کچھ بال ترشواتے''۔ (موطا امام مالک)

''حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑتے تھے، پھر جو حصہ مٹھی سے زائد ہوتا اسکو کاٹ دیتے''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج اور عمرہ کے علاوہ داڑھیاں چھوڑے رکھتے تھے''۔ (یعنی حج اور عمرہ میں ہم کچھ حصہ کتروا دیا کرتے تھے)۔ (سنن ابوداؤد)

''حضرت اشعثؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:
صحابہ رضی اللہ عنہم ایک قبضہ سے زیادہ داڑھی میں رخصت دیتے تھے کہ اس کو چھانٹ لیا جائے''۔
(مصنف ابن ابی شیبہ)

Marfat.com

داڑھی کی شرعی درجہ بندی

فرمانِ الٰہی

﴿ مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء:۸۰)

''جس شخص نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے''۔

(مؤطا امام مالک)

قرآنِ مجید و حدیث شریف کے حوالہ جات سے یہ بات قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ داڑھی بڑھانا فرضیّت کے دائرہ میں ہے۔

فقہا نے داڑھی کی شرعی درجہ بندی کے حوالے سے حسب ذیل وضاحت کی ہے:

داڑھی کو سُنّت اس لیے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا ثبوت سُنّت سے ہے۔
عقیدے کے حوالے سے واجب ہے
مگر
عمل کے لحاظ سے داڑھی رکھنا ہر مسلمان مرد پر فرض ہے۔

Marfat.com

مونچھوں کے بارے میں حکم

''مونچھیں کتروانا پیدائشی سُنّت ہے''۔ (صحیح بخاری)

''حضرت ابن جریجؒ نے ایک دفعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ اپنی مونچھوں کو پست رکھتے ہیں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لبوں کے بال پست رکھتے تھے''۔ (طبقات ابن سعد)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو سخت ناپسند فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو پست کرنے کا حکم دیا۔ مونچھیں نہ ترشوانے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں''۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت امام طحاویؒ (المتوفی ۳۲۱ھ) کی تحقیق کے مطابق مونچھوں کو تراش کر انتہائی باریک کر دینا چاہیے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ مستحب ہے کہ دائیں جانب سے تراشنا شروع کرے۔ آجکل جدید برقی آلے بھی موجود ہیں جن سے مونچھوں کو مطلوبہ حد تک پست کیا جا سکتا ہے۔ مونچھوں کو مکمل منڈوا دینے کے بارے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض نے منڈوانے کی اجازت دی ہے، بعض نے بدعت کہا ہے۔ امام مالکؒ (المتوفی ۱۷۹ھ) کے نزدیک مثلہ ہے۔ القصہ مونچھوں کو تراش کر نہایت باریک کر دینا افضل ہے۔

Marfat.com

داڑھی مونڈنے کی معصیت موجبِ عتابِ الٰہی
(تارکِ سُنّت کے لیے وعیدیں)

فرامینِ حق تعالیٰ

قرآن مجید میں تارکِ سُنّت کے بارے میں سخت وعیدیں ہیں- کہیں گمراہ کہا، کہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جانے کا کہا گیا اور کہیں ذلیل ترین لوگوں میں شمار کیا- ذیل میں سات آیاتِ مبارکہ مع ترجمہ بیان کی جارہی ہیں:

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (النساء:١۴)

"اور جو شخص اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جاوے گا، اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلّت بھی ہے"-

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:١١۵)

"اور جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امرِ حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہولے گا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اسکو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی"-

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور:٦٣)

"سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو کہ بواسطۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہوجائے"-

Marfat.com

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ (الجن:۲۳)
''اور جولوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا نہیں مانتے تو یقیناً ان لوگوں کے لئے آتشِ دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:۳۶)
''اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا''۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ﴾ (المجادلہ:۲۰)
''جولوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں''۔

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۷)
''اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے ثابت ہوا کہ جولوگ سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کریں گے وہ ضرور بالضرور سزایاب ہوں گے۔ داڑھی مونڈنے کی معصیت یقیناً ربّ العالمین کے طیش وغضب کا سبب ہے۔ کیا انسان یہ بھول چکا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم خلافِ فطرت افعال کے سبب سخت ترین عذاب کا شکار ہوئی۔ ان افعالِ سیاہ میں داڑھی مونڈنا خصوصاً قابلِ ذکر ہے۔

نصیحت پکڑنے کے لیے مختلف عنوانات کے تحت تارکِ سُنّت یعنی داڑھی منڈوانے والے شخص کی بربادیوں کے بارے میں یہاں مزید بیان کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

منکرِ سُنّت ، منکرِ جنت

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام اُمت جنت میں داخل ہوگی سوا اس کے جو انکار کرے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کون انکار کرے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا''۔

(صحیح بخاری)

حوضِ کوثر سے محرومی

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، تم میں سے چند لوگ (میرے) سامنے لائے جائیں گے، اور پھر مجھ سے علیحدہ کردیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار! یہ میری اُمت میں سے ہیں تو مجھے جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے، جو کچھ انہوں نے تمہارے بعد کیا ہے''۔

(صحیح بخاری)

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے: میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کون کون تم میں سے آتے ہیں، قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے میں کہوں گا اے ربّ! میرے لوگ ہیں اور میری اُمت کے لوگ ہیں، پروردگار فرماوے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے''۔

(صحیح مسلم)

Marfat.com

''حضرت عثمان بن مظعونؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! میری سُنّت سے مونہہ نہ موڑنا، جس نے میری سُنّت سے مونہہ موڑا پھر توبہ کرنے سے پہلے مرگیا، قیامت کے دن اس کے چہرے کو فرشتے میرے حوض سے پھیر دیں گے''۔

(قیامت کے ہولناک مناظر مؤلفہ امام جلال الدین سیوطیؒ)

گواہی غیر معتبر

فقہائے کرام نے داڑھی منڈوانے والے شخص کی گواہی کو ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۴ھ) نے فرمایا کہ داڑھی رکھنا فرض ہے، مونڈنے یا کاٹنے والا شخص تارکِ فرض ہے، تارکِ فرض فاسق ہے لہٰذا اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔

امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''احیاء العلوم'' میں لکھا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱ھ) کی عدالت میں ایک مقدمہ تھا جس میں بطور گواہ ایک ایسا شخص پیش ہوا جو داڑھی منڈواتا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کی گواہی ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

عبرت آموز واقعہ

امام ابوبکر عبداللہ المعروف ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۱ھ) بیان فرماتے ہیں کہ امام ابو اسحٰق فزاریؒ (المتوفی ۱۶۰ھ) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں قبریں کھودنے پر مامور تھا۔ میں نے بعض قبریں ایسی دیکھیں کہ جن میں مُردوں کے منہ قبلے سے منحرف تھے، میں نے امام اوزاعیؒ (المتوفی ۱۵۷ھ) سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سُنّت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس عذاب میں گرفتار ہیں۔

(شرح الصدور مصنفہ امام جلال الدین سیوطیؒ)

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر:۲)

''سو اے دانشمندو! عبرت حاصل کرو''۔

Marfat.com

غیر اقوام کے ساتھ مطابقت سراسر گمراہی

﴿ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴾ (ہود: ۱۱۳)

''دیکھو ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی دوزخ کی آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا اور نہ تم مدد دیئے جاؤ گے''۔

متذکرہ بالا آیتِ مقدسہ میں مشرکین و کفار کی خواہشات کی پیروی، ان کی طرف میلان، ان کی صحبت، ان کے کارناموں سے رضامندی، ان کے ساتھ مشابہت اور بطورِ تعظیم ان کے ذکر سے روکا گیا ہے۔ جو شخص بھی اللہ جل جلالہ کے دشمنوں سے دوستی رکھے گا اور ان کے طور طریقے اپنائے گا، یقیناً وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک کر گمراہی کی راہ چل پڑے گا۔

مشرکین و کفار جس چیز کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں توقیر کا سبب نہیں اور جس شے کو وجہِ ذلّت خیال کرتے ہیں وہ رسوائی کا ذریعہ نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شے کو عزت و شرف کا سبب قرار دیا وہی باعثِ تعظیم ہے اور جس شے کو موجبِ ذلّت قرار دیا وہی ہتک کے اسباب میں سے ہے، لہٰذا روزمرہ زندگی میں مشرکین و کفار کی تقلید اہلِ اسلام کے لیے بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

داڑھی مونڈنا یا منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین و کفار کا شیوہ ہے۔ اس سے ان کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو مشرکین و کفار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے احادیث نقل کی جارہی ہیں۔

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ''۔ (صحیح بخاری)

Marfat.com

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو''۔ (صحیح مسلم)

متذکرہ احادیث مبارکہ میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ مشرکین کے خلاف کریں، داڑھیاں بڑھائیں اور مونچھیں کٹوائیں۔ یہاں پر یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا انجام اسی قوم کے ساتھ ہوگا۔ ذیل میں نہایت مشہور حدیث شریف بیان کی جا رہی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے''۔

(سنن ابوداؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

داڑھی مونڈنے یا منڈوانے والے مسلمانوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ قیامت کے دن خاتم الانبیا شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں کس چہرے کے ساتھ جائیں گے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ تم اپنی صورتیں بگاڑنے کے باعث میری اُمت سے نہیں تو انہیں جہنم کی طرف لے جانے سے کون روک سکتا ہے؟

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی منڈوانے والے مجوسی ایرانی ایلچیوں کے چہروں کو بھی سخت ناپسند فرمایا۔ اس حوالے سے یہاں ایک تاریخی واقعہ نقل کیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کا محرک کجکلاہِ ایران خسرو پرویز کا گستاخانہ رویہ تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تبلیغی مکتوبِ مبارک موصول ہونے کے بعد اس نے طاقت کے گھمنڈ میں نامۂ مبارک کی بے ادبی کی اور شانِ اقدس میں نازیبا کلمات بھی کہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد کسی قدر اطمینان نصیب ہوا تو وقت آیا کہ اسلام کا پیغام تمام دنیا تک پہنچا دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف حکمرانوں کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط ارسال فرمائے۔ کجکلاہِ ایران خسرو پرویز کی طرف حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نامۂ مبارک لے کر گئے۔ اس والا نامہ کی عبارت یہاں رقم کی جا رہی ہے۔

Marfat.com

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے کسریٰ رئیس فارس کے نام۔ اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا، اور جس نے اس بات کی شہادت دی

لا اله الا الله وحده لا شريک له و ان محمدا عبده و رسوله

میں تم کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہوں اور اس کے لیے دعوت دیتا ہوں کیونکہ میں اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تمام اہلِ عالم کے لیے تاکہ جو زندہ ہیں ان کو متنبہ کردوں، اور جو اس سے انکار کریں ان کے خلاف حجت قائم ہو جائے، اسلام قبول کرلو بچ جاؤ گے، اگر تم نے نہ مانا تو پھر تمہاری تمام قوم مجوس کا وبال تمہارے ذمہ ہوگا"۔ (تاریخ طبری مصنفہ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ)

خسرو پرویز (کسریٰ) بڑی شان و شوکت کا بادشاہ تھا۔ اس کی سلطنت میں دربار کو جو عظمت و جلال حاصل ہوا، کبھی نہیں ہوا تھا۔ عجم کا طریقہ یہ تھا کہ سلاطین کو جو خطوط لکھے جاتے، ان میں عنوان پر پہلے بادشاہ کا نام ہوتا تھا۔ نامۂ مبارک میں پہلے اللہ جل جلالہ کا نام اور پھر عرب کے دستور کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مقدس تھا۔ خسرو پرویز نے اس کو اپنی تحقیر سمجھا اور اُس سیاہ بخت نے نامۂ مبارک چاک کر ڈالا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ نامۂ مبارک پہنچنے کے بعد کجکلاہِ ایران خسرو پرویز نے عاملِ یمن باذان کو فرمان بھیجا کہ اپنے آدمی حجاز بھیجو جو اس نئے مدعیٔ نبوت کو پکڑ کر میرے دربار میں لائیں۔ نعوذ باللہ۔

باذان نے حسب الحکم اپنے کاتب و محاسب جس کا نام 'بابویہ' اور اس کے ساتھ ایک دوسرے ایرانی 'خرخسرہ' کو مدینہ منورہ روانہ کیا اور ان کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خط بھیجا کہ تم ان کے ساتھ کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ یہ دونوں ایرانی یمن سے طائف آئے، مقامِ نخب میں ان کو کچھ قریش ملے۔ انہوں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ مدینہ میں ہیں۔ قریش ان ایرانیوں کے آنے کی غرض معلوم کر کے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے باہم گر اس خوشخبری کو بیان کیا اور کہنے لگے کہ اب کسریٰ جیسے زبردست نے اسے تاکا ہے اب وہ اس کی خبر لے لے گا۔

Marfat.com

دونوں ایرانی مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پہنچے۔ بابویہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور کہا کہ خسرو پرویز (کسریٰ) کجکلاہِ ایران نے یمن کے والی باذان کو فرمان بھیجا ہے کہ تم اپنے آدمیوں کو ان کے پاس بھیجو تا کہ وہ ان کو میرے دربار میں لائیں۔ باذان نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمراہ یمن چلیں تا کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایران میں کسریٰ کی خدمت میں حاضر کیا جائے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکم سے سرتابی کریں گے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک کو تباہ و برباد کر دے گا۔

دونوں ایرانی سرورِ عوالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس شکل میں حاضر ہوئے کہ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی یہ شکلیں ناگوار گزریں۔ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے بابویہ سے فرمایا: ''مجھے تیری اور تیرے ساتھی کی یہ شکل و صورت دیکھ کر افسوس ہوا۔ تمہیں ایسی وضع رکھنے کا حکم کس نے دیا ہے؟'' بابویہ نے جواب دیا: ہمارے ربّ (کسریٰ) نے۔ بابویہ کا جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر میرے ربّ نے مجھے داڑھی رکھنے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم دیا ہے۔

ازاں بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بابویہ اور اس کے ساتھی خرخسرہ سے فرمایا کہ وہ دونوں کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ فرما سکیں۔

دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باذان کے آدمیوں کو بلا کر یہ خبر سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پر اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا جس نے کسریٰ کو قتل کر ڈالا۔

واقدی (المتوفی ۲۰۷ھ) کی روایت کے مطابق شیرویہ نے خسرو پرویز (کسریٰ) کو جمادی الاولیٰ ۸ھ کی تیرھویں شب میں چھ گھڑی رات گئے بعد قتل کیا۔

کسریٰ کے ہلاک ہونے کی خبر سنانے کے بعد رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ایرانیوں بابویہ اور خرخسرہ سے فرمایا اب تم فوراً یمن واپس چلے جاؤ اور باذان کو یہ اطلاع دے دو، اور یہ بھی کہو کہ میرا دین اور میری سلطنت بہت جلد کسریٰ کے پایۂ تخت تک پہنچے گی۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرخسرہ کو ایک بگلوس بھی عطا فرمایا جس میں سونا چاندی لگا ہوا تھا، یہ بگلوس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رئیس نے تحفے میں بھیجا تھا۔ یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوکر باذان کے پاس پہنچے اور پورا واقعہ سنایا۔ اس خبر کے کچھ عرصہ بعد شیرویہ کا خط باذان کے نام آیا جس میں لکھا تھا کہ میں نے کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔ جب تم کو میرا یہ خط ملے تو اپنے علاقے کے لوگوں سے میرے لیے اطاعت کا حلف لو اور جس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تم کو کسریٰ نے لکھا تھا اس سے کوئی تعرض نہ کرو۔

شیرویہ کا خط پڑھنے کے بعد باذان نے بابویہ سے کہا: جس شخص نے تمہیں یہ خبر سنائی تھی وہ یقیناً نبی مرسل ہے کیونکہ انبیا کے سوا دوسروں سے پہلے ایسی اہم خبریں کسی کو نہیں ہوتیں۔ اس کے بعد باذان مسلمان ہو گیا اور اس کی تلقین پر یمن میں جتنے ایرانی باشندے تھے سب نے اسلام قبول کر لیا۔ بابویہ نے باذان سے کہا کہ میں نے مدت العمر میں ایسا بارعب شخص نہیں دیکھا جیسا کہ یہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

حاصلِ کلام

اللہ جل جلالہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ خسرو پرویز (کسریٰ) کا عبرت ناک انجام بتاتا ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے مغرور و متکبر کو اللہ جبار و قہار کس طرح اچانک اپنے قہر و غضب کے شکنجے میں کھینچتا ہے۔ خسرو پرویز کے بعد قیامت تک کوئی کسریٰ نہیں۔ اس کی سلطنت کے پرزے اُڑ گئے۔ تاریخِ عالم شاہد ہے کہ جس پارسی و مجوسی قوم نے تقریباً پانچ ہزار برس تک نصف دنیا پر حکمرانی کی تھی، اس واقعہ کے بعد وہ قوم کرۂ ارض پر بالشت بھر زمین سے بھی محروم ہو گئی۔

علاوہ ازیں معلوم ہوا کہ داڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا مجوسیوں کے خدا کا حکم ہے لیکن داڑھی بڑھانا اور مونچھیں ترشوانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ العزت کا فرمان ہے۔ داڑھی منڈوانے اور مونچھیں بڑھانے والے مسلمین کنجِ تنہائی میں بیٹھ کر سوچیں کہ وہ کس کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اور کونسی راہیں اختیار کیے ہوئے ہیں؟

Marfat.com

نہایت درد انگیز بات یہ ہے کہ دنیا میں تو مسلمان کہلوائیں لیکن مشرکین و کفار کی وضع اختیار کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن انہی کے ساتھ اٹھائے جائیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں دھکیل دیئے جائیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کی گمراہ اقوام کی تقلید میں داڑھی مونڈنے یا منڈوانے کے نازیبا فعل کو فوراً ترک کر کے اسلامی دستور کے مطابق داڑھی رکھی جائے کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کامل و اکمل نظامِ حیات ہے۔

فرمانِ ربِّ ذوالجلال والاکرام

﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ (الجاثیہ:۱۸)

''پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کر دیا سو آپ اسی طریقہ پر چلے جایئے اور ان جہلا کی خواہشوں پر نہ چلئے''۔

Marfat.com

صنفِ نازک کے ساتھ مشابہت باعثِ نفرین

نہایت حیران کن بات ہے کہ اللہ جل شانہ نے کسی شخص کو مرد پیدا کیا مگر وہ اپنی مردانہ وجاہت کو ختم کرنے کے لیے کوئی کسر باقی نہ رکھے، یعنی اپنی داڑھی کو مونڈ کر عورتوں کا روپ دھارنے میں فخر محسوس کرے۔ فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر بھی لعنت کی جو مردوں کا سا حُلیہ بنائیں:

> ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں''۔ (صحیح بخاری)

معروف صوفی بزرگ و مفسر حضرت شیخ اسماعیل حقی البروسویؒ (المتوفی ۱۱۳۷ھ) داڑھی منڈوانے سے مردانہ وقار ختم ہونے کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

> ''یعنی داڑھی منڈانا قبیح ہے بلکہ مُثلہ کرنا اور حرام ہے، جس طرح عورت اپنے سر کے بال منڈا (کٹا) دے تو یہ مُثلہ ہے جو ممنوع ہے اور اس سے عورت کی زینت ختم ہو جاتی ہے اسی طرح مرد اگر داڑھی منڈا دے تو یہ بھی مُثلہ ہے اور اس سے مردانہ شان ختم ہو جاتی ہے''۔

باور کیجیے یا نہ کیجیے مگر حقیقت ہے کہ جس قوم کے مرد داڑھیاں منڈوا کر عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں، اور عورتیں قدرت کی عطا کردہ لطافت و نزاکت کو خیرباد کہہ کر مردوں کی سی وضع اپنالیں؛ اس قوم کے اخلاقِ حسنہ کی موت واقع ہو چکی۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ حدیث شریف میں ایسے لوگوں کے متعلق سخت ترین الفاظ کہے گئے ہیں۔ ان کے لیے خیر اسی میں ہے کہ چراغِ زندگی بجھنے سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں پکی توبہ کر کے قرآن و حدیث کی بتلائی ہوئی سچی راہوں پر گامزن ہو جائیں۔

Marfat.com

تلبیسِ ابلیس وارتکابِ شرک

﴿ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (۱۱۸) وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (۱۱۹)﴾ (النساء: ۱۱۸-۱۱۹)

''اور کہا شیطان نے کہ میں البتہ لوں گا تیرے بندوں سے حصہ مقررہ اور ان کو بہکاؤں گا اور ان کو امیدیں دلاؤں گا اور ان کو سکھلاؤں گا کہ چیریں جانوروں کے کان اور ان کو سکھلاؤں گا کہ بدلیں صورتیں بنائی ہوئی اللہ کی اور جو کوئی بناوے شیطان کو دوست اللہ کو چھوڑ کر تو وہ پڑا صریح نقصان میں''۔

مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ سے ابلیس (شیطان) کے مکروہ عزائم کا بخوبی پتا چلتا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے پر دربارِ خداوندی سے ملعون و مردود کیا گیا تو کہنے لگا کہ میں تو غارت ہو ہی چکا ہوں مگر میں تیرے بندوں میں سے اپنے لیے مقررہ حصہ لوں گا یعنی انہیں گمراہ کروں گا۔ ان کو دنیوی لذات وشہوات میں اس قدر الجھاؤں گا کہ وہ توبہ کو چھوڑ دیں گے، موت کو بھول جائیں گے، قیامت اور حساب وکتاب یعنی آخرت سے بہت دوری میں جا پڑیں گے۔ میں راہزنوں کی طرح ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالوں گا۔ ان پر ہر طرف سے حملہ آور ہوں گا اور ان کو اخلاص وعبودیت سے دور کر دوں گا۔ میں انہیں ایسی تعلیم دوں گا کہ جانوروں کے کان چیر کر انکو بتوں کے ناموں پر چھوڑیں گے اور اللہ کی مقرر کی ہوئی باتوں کو بدل ڈالیں گے اور اس کی بنائی ہوئی صورتوں کو مسخ کریں گے۔

واضح رہے کہ داڑھی منڈوانا اسی تغیر میں داخل ہے۔ صنعتِ پروردگار میں کسی بھی طرح سے تغیر وتبدّل شرک کے مترادف ہے۔ داڑھی منڈوانے والا شخص اپنے گمراہ خیال کے مطابق یہ سمجھتا ہے کہ خالق اکبر نے اس کے چہرے پر داڑھی اگا کر بہتر نہیں کیا (معاذ اللہ)، لہٰذا وہ داڑھی کو اپنے چہرے سے الگ کر کے اپنا چہرہ مسخ کر لیتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے۔

Marfat.com

اللہ جل جلالہ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے بلند ترین منصب پر فائز کیا اور انتہائی خوبصورت پیدا فرمایا۔ ارشادِ حق تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (التین:۴)
''یقیناً ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام میں تبدیلی کرنے والے شخص کو یقین کر لینا چاہئے کہ وہ راندۂ درگاہ شیطان کے مقرر کردہ حصہ میں داخل ہو چکا۔ شیطان کی شرارت وعداوت معلوم ہو جانے کے بعد کچھ شک نہ رہا کہ اپنے سچے معبود سے منحرف ہو کر جو کوئی اس مردود کی اطاعت کرے گا سخت نقصان میں پڑے گا۔ اس کے تمام وعدے اور امیدیں مکر وفریب ہیں۔ اس کے پیچھے چلنے والے لوگوں کا ٹھکانہ یقیناً دوزخ ہے جس سے نکلنے کی ہرگز کوئی صورت نہ ہوگی۔ امام ابوالخطاب قتادہ بن دعامۃ السدوسیؒ (المتوفی ۱۱۸ھ) فرماتے ہیں کہ ابلیس ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے کو اپنے ہمراہ جہنم میں لے جائے گا، ایک بچ رہے گا جو جنت کا مستحق ہوگا۔

بھلائی اسی میں ہے کہ انسان سمجھ بوجھ سے کام لے، ابلیس کو اپنا کھلا دشمن سمجھے اور خالقِ حقیقی کی صنعت میں بگاڑ کے بھاری گناہ کو ترک کر کے اس کے لامحدود انعام واکرام کا مستحق ٹھہرے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾
(الروم:۳۰)
''سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو، اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔

Marfat.com

توبہ کرنے والوں کے لیے خوشخبری

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا﴾ (التحریم:۸)
''اے ایمان والوتم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو''۔

﴿وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْیَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ (النساء:۱۱۰)
''اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا پائے گا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت نہایت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس راندۂ درگاہ کی اطاعت کرنے والا شخص سچی توبہ کر کے توبہ پر ثابت قدمی اختیار کرے، یعنی صدق دل سے داڑھی مونڈنے یا منڈوانے کی باغیانہ روش سے تائب ہو جائے۔ مزید یہ کہ ماضی میں مسلسل سرزد ہونے والے اس ناشائستہ فعل کی معافی کے لیے خوب استغفار کرے۔ اللہ ارحم الراحمین کی شانِ کریمی کے خلاف ہے کہ کسی رجوع کرنے والے کو اپنی رحمتوں سے محروم رکھے۔ توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، روحانی درجات بلند ہوتے ہیں۔ تائب کے لیے بہشت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (الزمر:۵۳)
''کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے''۔

Marfat.com

سبق آموز وایمان افروز واقعہ
(تائب کے ہاتھ سے مٹی کا سونا بن جانا)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۷ھ) کا شمار اہلِ تقویٰ میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے وقت کے شیخِ کامل تھے۔ ابتدائی دور میں صحراؤں میں لوٹ مار کیا کرتے تھے اور ڈاکوؤں کے سردار تھے۔ غارت گری کا پورا مال تقسیم کر کے اپنے لیے اپنی پسندیدہ شے رکھ لیا کرتے تھے۔ آپ ایک عورت پر فریفتہ تھے۔ اکثر اس کی محبت میں گریہ وزاری کرتے رہتے۔ لوٹے ہوئے اثاثے میں سے اپنا حصہ اس عورت کے پاس بھیج دیتے اور گاہے گاہے خود بھی اس کے پاس جاتے رہتے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحرا میں رات کے وقت کوئی قافلہ آ کر ٹھہرا اور اس میں ایک شخص قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا:

﴿ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (الحدید:۱۶)

''کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکرِ الٰہی سے پگھل جائیں''۔

اس آیت کا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر ایسا اثر ہوا جیسے کسی نے تیر مار دیا ہو۔ آپ نے اظہارِ تاسف کرتے ہوئے کہا کہ یہ غارت گری کھیل کب تک جاری رہے گا۔ اب وہ وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ جل جلالہ کی راہ چل پڑیں، یہ کہہ کر زار و قطار روتے رہے۔

اس کے بعد سے مشغولِ ریاضت ہو گئے اور ایک ایسے صحرا میں جا نکلے جہاں کوئی قافلہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ اہلِ قافلہ میں سے کوئی شخص کہہ رہا تھا کہ اس راستے میں فضیل لوٹ مار کرتا ہے لہٰذا ہمیں راستہ تبدیل کر دینا چاہیے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اب قطعاً بے خوف ہو جاؤ اس لیے کہ میں نے راہزنی سے توبہ کر لی ہے۔ پھر ان تمام لوگوں سے جن کو آپ سے اذیتیں پہنچی تھیں، معافی طلب کر لی، لیکن ایک یہودی نے معاف کرنے سے انکار کر

Marfat.com

دیا اور یہ شرط پیش کی کہ اگر تم سامنے والی پہاڑی کو یہاں سے ہٹا دو تو میں معاف کر دوں گا- چنانچہ آپ نے اس کی مٹی اٹھانی شروع کر دی اور اتفاق سے ایک دن ایسی آندھی آئی کہ وہ پوری پہاڑی اپنی جگہ سے ختم ہوگئی-

یہودی نے یہ دیکھ کر اپنے قلب سے آپ کی دشمنی ختم کر دی، اور عرض کیا کہ میں نے عہد کیا تھا کہ جب تک آپ میرا مال واپس نہیں کریں گے میں معاف نہیں کروں گا، لہٰذا میرے تکیے کے نیچے اس وقت اشرفیوں کی ایک تھیلی رکھی ہوئی ہے، آپ وہ تھیلی اٹھا کر مجھے دے دیں تا کہ میری قسم کا کفارہ ہو جائے- چنانچہ وہ تھیلی اٹھا کر آپ نے اس کو دے دی- اس کے بعد اس نے یہ شرط پیش کی کہ پہلے مجھے مسلمان کر لو پھر معاف کروں گا- آپ نے کلمہ پڑھا کر اس کو مسلمان کر لیا- اسلام لانے کے بعد اس نے بتایا کہ میرے مسلمان ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ''تورات'' میں پڑھا تھا کہ اگر صدق دل سے تائب ہونے والا شخص خاک کو ہاتھ لگا دیتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے لیکن مجھے اس پر یقین نہیں تھا- آج جبکہ میری تھیلی میں مٹی بھری ہوئی تھی اور آپ نے جب مجھ کو دی تو واقعی اس میں سے سونا نکلا اور مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ آپ کا مذہب سچا ہے-

(تذکرۃ الاولیا مصنفہ شیخ فریدالدین عطارؒ)

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران:۱۹)

''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے''-

Marfat.com

علما و مفکرین کی نظر میں داڑھی منڈوانے کی حرمت

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (المتوفی ۱۵۰ھ)، امام مالک بن انسؒ (المتوفی ۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعیؒ (المتوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) نے فرمایا کہ داڑھی کا کاٹنا قبیح اور حرام فعل ہے۔

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (المتوفی ۱۵۰ھ)، امام سفیان ثوریؒ (المتوفی ۱۶۱ھ) اور امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) کے نزدیک داڑھی کا ٹنا بدن کے کسی عضو کے کاٹنے کے مترادف ہے۔ کاٹنے والے کو باقاعدہ دیت ادا کرنا ہوگی جس طرح آنکھ، کان یا ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے عوض ادا کی جاتی ہے۔

امام ابوالحسن اشعریؒ (المتوفی ۳۲۴ھ) نے فرمایا کہ داڑھی مونڈنے یا کاٹنے والا شخص تارکِ فرض ہے اور تارکِ فرض فاسق ہے۔

امام ابنِ حزمؒ (المتوفی ۴۵۶ھ) نے رقم فرمایا کہ تمام علمائے کرام متفق ہیں کہ داڑھی کو کاٹنا گویا داڑھی کو مسخ کرنا ہے اور ایسا کرنا قطعی ممنوع ہے۔

حافظ ابن عبدالبر اندلسیؒ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے ''مؤطا امام مالکؒ'' کے دیباچہ میں تحریر فرمایا کہ داڑھی منڈوانا ایک ممنوعہ فعل ہے، ایسا کرنے والے زنانہ صفات کے حامل ہیں۔

امام احمد ابن تیمیہؒ (المتوفی ۷۲۸ھ) نے فرمایا کہ داڑھی مونڈنا ممنوع عمل ہے۔

علامہ ابن القیم جوزیہؒ (المتوفی ۷۵۱ھ) نے داڑھی کے منڈوانے کو کبائر میں شمار کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) اپنی مشہور تصنیف ''حجۃ البالغہ'' میں بیان فرماتے ہیں کہ داڑھی کو منڈوانے کا عمل آتش پرستوں کا شیوہ رہا ہے۔

علامہ سفارینیؒ (المتوفی ۱۱۸۸ھ) فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں معتمد یہ بات ہے کہ داڑھی کا مونڈنا حرام ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامیؒ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) نے فرمایا کہ مرد کا داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

Marfat.com

داڑھی کے مسائل

اسلامی شریعت نے داڑھی کے بارے میں حسب ذیل باتوں کو سخت ترین گناہ قرار دیا ہے:

☆ رخساروں کے بال مونڈ کر گھٹانا۔
☆ کسی بھی قسم کا خط بنوانا یا بال نوچنا۔
☆ سیاہ خضاب کرنا۔
☆ بالوں کو سفید کرنے کے لیے گندھک وغیرہ کا خضاب کرنا تاکہ لوگ بزرگ سمجھیں۔
☆ اوائلِ شباب میں جب داڑھی کے بال نکلیں تو خوشنمائی کے لیے انکوا کھاڑنا۔
☆ سفید بالوں کو اکھاڑنا۔
☆ نمائش کی غرض سے کنگھی کرنا۔
☆ خود کو زاہد و عابد کہلانے کے لیے پریشان چھوڑ دینا۔
☆ اس کی سیاہی و سفیدی کو فخر و غرور سے دیکھنا۔
☆ باندھنا اور گوندھنا۔

آ گہی

اگر عورت کے داڑھی نکل آئے تو اس کے لیے منڈوانا مستحب ہے۔

Marfat.com

متفرق مسائل

☆ داڑھی منڈوانے والا شخص بالاجماع امام نہیں بن سکتا۔

☆ داڑھی منڈوانے والے شخص کی اذان مکروہِ تحریمی ہے۔

☆ داڑھی منڈوانے والے شخص کی اقامت بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

☆ داڑھی منڈوانے والا شخص لوگوں کو اپنے فسق پر گواہ بناتا ہے۔

☆ داڑھی منڈوانے والا شخص حلاّق (حجام) کو داڑھی مونڈنے کا کہہ کر فسق کے کام کا حکم دیتا ہے، جس کا الگ گناہ ہے۔

☆ داڑھی منڈوانے والا شخص ناجائز کام کے لیے حلاّق (حجام) کو اجرت دیتا ہے، گویا گناہ کے کام میں اس کا تعاون کر کے اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے والے حلاّق (حجام) کی کمائی دینی کاموں کے لیے درست نہیں۔

☆ فقہا کا بیان ہے کہ حلاّق (حجام) نے کسی شخص کی داڑھی مونڈی، اس شخص کی داڑھی اگنے سے رک گئی تو اس حلاّق پر دیت لازم آئے گی۔

☆ داڑھی مونڈنے کا سامان بنانے والے کارخانوں کی آمدنی جائز نہیں۔

☆ داڑھی مونڈنے کا سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں درست نہیں۔

☆ داڑھی مونڈنے والی مصنوعات کی تجارت جائز نہیں۔

Marfat.com

سفارشاتِ تہذیب

☆ اسلامی ممالک کے حکمرانوں، وزراء اور اکابرین کے لیے لازم ہے کہ مکمل داڑھیوں سے اپنے چہرے مزیّن کریں۔

☆ تعلیمی اداروں کے تمام اساتذہ کرام داڑھیاں رکھیں تاکہ طلبہ میں اِس مبارک عمل کی ترغیب جنم لے۔

☆ داڑھی مونڈنا حرام ہے۔ مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ حرام پیشہ اختیار کرے لہٰذا ہر مسلمان حلّاق (حجام) خود مکمل داڑھی رکھے اور گاہکوں کی داڑھیاں مونڈنے سے انکار کر کے بہت بڑے گناہ سے بچے تاکہ روزِ قیامت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو سکے۔

☆ ہر اُس مسلمان خاتون پر فرض ہے جس کے شوہر نے داڑھی نہیں رکھی، اسے نہایت سنجیدگی سے داڑھی بڑھانے کے لیے قائل کرے۔

☆ اگر خاندان کا سربراہ بغیر داڑھی کے ہے تو اُس پر فرض ہے کہ خود بھی داڑھی رکھے اور گھر کے بالغ مردوں کو بھی داڑھی بڑھانے کی تلقین کرے۔

☆ تمام سرکاری وغیر سرکاری ادارہ جات کے سربراہان شرعی داڑھیاں رکھیں اور ماتحت عملے کے جملہ اراکین کو بھی داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیں۔

☆ تمام منصفین کے چہرے داڑھیوں سے مزیّن ہونا لازم ہے، اور وہ صرف داڑھیوں والے مردوں ہی کی شہادتیں اور ضمانتیں تسلیم کریں۔

☆ خطبا وائمہ کرام جمعۃ المبارک کی تقاریر میں گاہے گاہے عوام الناس کو داڑھی کے فضائل سے آگاہ فرمائیں۔

☆ مبلغین دورانِ تبلیغ لوگوں کو داڑھی رکھنے کی بالخصوص ترغیب دیں۔

Marfat.com

کہاوتیں

☆ داڑھی عظیم عطیۂ خداوندی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خاص جزو ہے۔ جس شخص کی داڑھی بھاری ہوگی اس کی معرفت عالیشان ہوگی۔

(اسلامی کہاوت)

☆ داڑھی ایک ایسی چیز ہے جس سے ایک بچے اور بالغ میں تمیز کی جاسکتی ہے۔ داڑھی مرد کے لیے باعثِ حسن و جمال ہے اور اس کی موجودگی مرد کی شخصیت کی تکمیل کرتی ہے۔

(اسلامی کہاوت)

☆ مرد بغیر داڑھی کے عورت دکھلائی دیتا ہے اور عورت داڑھی کے ساتھ مرد لگتی ہے۔

(افغانی کہاوت)

☆ قدرت نے صرف صنفِ نازک کو داڑھی کے بغیر رکھا ہے۔ داڑھی والا مرد ''شیر ببر'' کی مانند ہے جو قوت و تحکم کی علامت ہے۔

(افریقی کہاوت)

☆ یہ کسقدر نسوانی انداز ہے کہ مرد آئینے کے سامنے سر کے بالوں میں کنگھی کرتا ہے، بنتا سنورتا ہے، مگر داڑھی جو مرد کی حقیقی زینت ہے اسے مونڈ دیتا ہے جس سے چہرہ مسخ ہو جاتا ہے۔ ایسا مرد نا سمجھ اور آدابِ زندگی سے ناواقف ہے۔

(قدیم مصری کہاوت)

☆ دنیا میں صرف دو طرح کے انسان ہیں جن کی داڑھی نہیں ہوتی، کمسن لڑکے اور عورتیں، میں اِن دونوں میں سے نہیں۔

(یونانی کہاوت)

Marfat.com

شہنشاہِ مطلق کے دربار میں التجائیں

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

یا اللہ رحیم و کریم! جمیع تعریفیں تیرے لیے ہیں- تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ محض تیرے فضل سے کتابِ ہٰذا ''گوہرِ سعادت'' پایۂ تکمیل تک پہنچی، جس میں تیرے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و عظیم سُنّت داڑھی کی توقیر کا بیان ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تا قیامت کروڑہا درود و سلام-

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴾

یا اللہ ارحم الراحمین! اپنے بیکس و شکستہ بندہ کی اس مساعتِ جمیلہ ''گوہرِ سعادت'' کو اپنے دربارِ عالی میں قبول فرمالے، اسے میرے نامۂ اعمال کا افضل ترین حصہ بنا دے اور میرے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سبب بنا دے- (آمین)

یا اللہ ذوالجلال والاکرام! گوہرِ سعادت کو زمین و آسمان میں قبولیتِ عامہ سے نواز دے اور جملہ مسلمانانِ عالم کو اس سے مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرما- اس کا فیض تا حشر جاری و ساری فرما- (آمین)

یا اللہ ارحم الراحمین! گوہرِ سعادت کو میری حبیبہ تسلیم نرگسؒ (المتوفیہ ۱۴۳۶ھ)، میرے واجب التعظیم والدین اور میرے لیے قیامت تک صدقۂ جاریہ بنا- اسے ہمارے حق میں پروانۂ مغفرت بنا اور جنت الفردوس میں حساب کے بغیر داخل ہونے کا ذریعہ بنا- مزید یہ کہ ہمیں جنت الفردوس میں اپنے دیدارِ پاک سے بار بار مشرف فرما- (آمین)

Marfat.com

یا ربّ العالمین! میرے فرزندوں ارسلان رؤف، تیمور رؤف اور شاہجہان رؤف کو کامل متبعینِ سُنّت بنا اور انہیں دونوں جہانوں کی کامرانیاں عطا فرما۔ بالخصوص شاہجہان رؤف کو اپنا سچا محبّ بنا، اسے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق بنا، اسے عالمِ دین بنا، اسے دین کی خدمت کے لیے وقف فرما اور اسے دونوں عوالم میں اپنی بیشمار رحمتوں سے سرفراز و شادمان فرما۔ (آمین)

یا ارحم الراحمین! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش فرما۔ (آمین)

یا اللہ رحمٰن و رحیم! مجھے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ کریمہ کی محبت و کامل اتباع نصیب فرما، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مبارکہ پر زندہ رکھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مقدسہ پر ہی شہادت کی موت سے ہمکنار فرما۔ (آمین)

یا اللہ ربّ العزت! روزِ قیامت مجھے رسولِ کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامان و عشاق کے زمرہ میں اٹھا اور حوضِ کوثر پر شفیع الامم ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس و مبارک ہاتھوں سے جامِ کوثر نصیب فرما۔ (آمین)

یا اللہ احکم الحاکمین! تیری شان ارفع و اعلیٰ ہے، کوئی بھی تیرا ہمسر نہیں، تیری رحمت کے سمندر بے کنار ہیں، میں تیری کائنات میں تیرا حقیر ترین بندہ ہوں، تیرے سوا میرا کوئی پُرسانِ حال نہیں، میری دستگیری فرما، میری تمام خطائیں (صغائر و کبائر) معاف فرما دے، میری جملہ دعاؤں کو اعزازِ قبولیت سے نواز دے۔ (آمین آمین آمین یا ربّ العالمین)

﴿حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ﴾

Marfat.com

غروب

اللہ حی و قیوم نے مخلوقات کے مقدروں میں ممات و فنا لکھی - ہوشیار کہ بیشک موت برق رفتاری کے ساتھ ہر ذی روح کی طرف بڑھ رہی ہے- قبر تنہائیوں کی طرف بلا رہی ہے- سورج مغرب سے طلوع ہونے والا ہے- حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے کے لیے مستعد ہیں- زمین میں بہت بڑا بھونچال آیا ہی چاہتا ہے- پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کے گالوں کی مانند اُڑنے والے ہیں- آسمان پھٹ جانے کے قریب ہے- ستاروں کے جھڑ جانے میں ہرگز تاخیر نہیں- شمس و قمر کے بے نور ہونے میں کچھ دیر نہیں- میزانِ اعمال قائم ہونے ہی والی ہے- گویا کہ حساب کا وقت سروں پر آ پہنچا- کسے مجال کہ مواخذہ سے بچ نکلے-

اگر فی الفور غفلت شعاری ترک کر کے ہوشمندی نہ برتی گئی اور فکرِ عاقبت کو غمِ دنیا پر ترجیح نہ دی گئی تو ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا- پھر پشیمانی ہوگی کہ بزمِ دنیا میں کسی دوسرے کی عقیدت مندی میں کیوں راہِ راست سے بھٹکا رہا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں نہ کی؟

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴾ (الفرقان:۲۷)

''اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ اختیار کی ہوتی''-

دم غنیمت ہے- اس سے پہلے کہ سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جائے، سنبھل جانے میں ہی عافیت و سلامتی ہے- دنیا نہایت حقیر و زوال پذیر ہے- اس کی زندگی محض سامانِ فریب ہے- زالِ دنیا کے مکر و دغل میں پھنس جانے والا شخص ناکام و نامراد ہوا- اس چالباز سے اپنا دامن بچا کر نکل جانے والا خوش نصیب ہے-

Marfat.com

سب باتوں کی ایک بات یہ ہے کہ دنیائے بے ثبات میں ظاہری و باطنی لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے تاکہ رحلت کے بعد حسرت وندامت کی بجائے جنت کی راحتیں نصیب ہوں۔جہنم سے بچ کر جنت میں چلے جانا ہی حقیقی کامیابی ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (آل عمران:۱۸۵)

''ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے، اور تم کو پورے بدلے قیامت کے روز دیئے جائیں گے، پس جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا، اور دنیاوی زندگی دھوکے کی پونجی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم کو بھی ''جنت الفردوس'' میں داخل ہونے کی عظیم کامیابی عنایت فرمائے۔(آمین)

پیکرِ نیاز

پروفیسر ڈاکٹر رؤف یاسین جلالی
پی ایچ ڈی

Marfat.com

مراجع ومصادر

القرآن الحکیم	﴿تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ﴾
تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین اسمٰعیل ابن کثیر دمشقیؒ (التوفی ۷۷۴ھ)
تفسیر عثمانی	مولانا محمود الحسنؒ (التوفی ۱۳۳۹ھ)
	علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (التوفی ۱۳۶۹ھ)
تفسیر بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانویؒ (التوفی ۱۳۶۲ھ)
تفسیر ماجدی	مولانا عبدالماجد دریابادیؒ (التوفی ۱۳۹۷ھ)
قرآن حکیم (اردو ترجمہ)	مولانا سیّد شبیر احمدؒ (التوفی ۱۴۲۱ھ)
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انسؒ (التوفی ۱۷۹ھ)
کتاب الآثار	امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ (التوفی ۱۸۹ھ)
طبقات ابن سعد	امام محمد بن سعدؒ (التوفی ۲۳۰ھ)
مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفیؒ (التوفی ۲۳۵ھ)
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبلؒ (التوفی ۲۴۱ھ)
صحیح بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ (التوفی ۲۵۶ھ)
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری نیشاپوریؒ (التوفی ۲۶۱ھ)
سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ (التوفی ۲۷۵ھ)
جامع ترمذی	امام حافظ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ (التوفی ۲۷۹ھ)
سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائیؒ (التوفی ۳۰۳ھ)
مستدرک حاکم	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوریؒ (التوفی ۴۰۵ھ)
مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزیؒ (التوفی ۷۳۷ھ)
شمائل ترمذی	امام حافظ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ (التوفی ۲۷۹ھ)

Marfat.com

دلائل النبوۃ	امام ابی بکر احمد بن حسین بیہقیؒ (التوفی ۴۵۸ھ)
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ شبلی نعمانیؒ (التوفی ۱۳۳۲ھ)
	علامہ سیّد سلیمان ندویؒ (التوفی ۱۳۷۳ھ)
آئینۂ جمالِ نبوت	شیخ ابراہیم بن عبداللہ الحازمی دامت برکاتہم
	مترجم: حافظ عبدالستار الحماد دامت برکاتہم
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	ڈاکٹر رحمت الٰہی دامت برکاتہم
تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ (التوفی ۳۱۰ھ)
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ (التوفی ۳۷۳ھ)
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد الغزالیؒ (التوفی ۵۰۵ھ)
تذکرۃ الاولیا	شیخ فریدالدین عطارؒ (التوفی ۵۲۷ھ)
البدایہ والنہایہ	حافظ عمادالدین اسمٰعیل ابن کثیر دمشقیؒ (التوفی ۷۷۴ھ)
جامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطیؒ (التوفی ۹۱۱ھ)
تاریخ الخلفا	امام جلال الدین سیوطیؒ (التوفی ۹۱۱ھ)
قیامت کے ہولناک مناظر	امام جلال الدین سیوطیؒ (التوفی ۹۱۱ھ)
شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطیؒ (التوفی ۹۱۱ھ)
دیوانِ داغ	نواب مرزا خان داغ دہلویؒ (التوفی ۱۳۲۲ھ)
داڑھی کا وجوب مستند	مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ (التوفی ۱۴۰۲ھ)
	مولانا ساجد خان اتلوی دامت برکاتہم
داڑھی کی شرعی حیثیت	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ (التوفی ۱۴۲۱ھ)
داڑھی کی اہمیت	ڈاکٹر گوہر مشتاق دامت برکاتہم

تمت بالخیر

Marfat.com